بسم اللہ الرحمن الرحیم

مضمون تجارت وصناعت علم وہنر واسلامی ایجادات اور اسکی ترقی وتنزلی کے اسباب

ہمت عالی اسلاف بہ بین زیر فلک — تا چہ بودند بآغاز وچہ گشتند انجام
عزم را شہپر تدبیر بپرواز کشا — تا دگر طائر اقبال بیفتد در دام

مسلمانون کی گزشتہ اور موجودہ تجارت پر بحث کرتے وقت مضمون نگار کا فرض منصبی ہے کہ تجارت کے ابتدائی زمانہ پر اوّل غور کرے کہ کب اور کس سن مین اسنے ظہور پکڑا اور کیونکر قدم بقدم آگے بڑھا اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک پہنچا کہ اپنی حیرت انگیز رفتار سے تمام عالم پر قبضہ کر لیا۔ تاریخی ہزارون صفحے اُلٹ جاے مگر اسکی تدریجی رفتار کا اندازہ ملنا تو ایک طرف یہ بھی پتہ لگنا مشکل ہے کہ کس کس عہد مین اسکے باکمال موجدون نے اسکی ایجادین اور نئی امت نے اسکی اصلاحین کین - اور کن کن قالبون اور کن کن صورتون سے یہ شاہد دلفریب بزم عالم مین جلوہ گر ہوا۔

جن چیزون کو ہمارے مورخون کی قلم نے فروگذاشت کیا ہے آج اُنہین جواہرات
لی اس بازار مین تلاش ہے کون کہہ سکتا ہے کہ آئندہ نسلین کس خیال کی پیدا ہونگی اور کیسے
جواہرات نمایش گاہ عالم مین پیش کیے جائینگے - تاریخی ورق اُلٹنے اور اسلاف کی حالت
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنکے دلون کی آزادیان اور اُنکی ایجاد پسند طبیعتونکی تیزیان
ور اُنکی ہمتونکی بلند پروازیان ہمیشہ سرگرم کار رکھتی تھین - صانع قدرت نے ایجادی طبیعت
ور اختراعی قوت اُنکی نہاد مین مضمر رکھی تھی - انصاف کی آنکھین دیکھ رہی ہین کہ چند
صدیون مین جو کچھ اُنکی اولوالعزم اور ایجاد پسند طبیعتین کرگئین ہر ایک کا کام نہ تھا اُن بلند ہمتون
نے جو کام اُس زمانہ مین کیا اور اُن جوہریون نے جو جواہرات بازار ہستی مین پیش کیے آج
اُن کا پرکھنے والا بھی اِس بازار مین نظر نہین آتا - سوچنے اور غور کرنے سے خود طبیعت
جو مبدء ایجادات عالم و مخزن اختراعات ہستی ہے دنیا کی اُس جہالت کا علانیہ اعتراف
کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے جسکی بھونڈی تصویر اگر زیادہ صحت کے ساتھ کھینچی جائے تو بغیر
قیاسات کی عینک لگائے اُسکا ابتدائی خط و خال نظر نہین آسکتا - اگر انسان اپنی کل ذاتی
خواہشون اور انتظامی ضرورتون مین دوسرے کی اعانت کا محتاج نہو تو اُسکی اور حیوانون کی
زندگی مین کوئی مابہ الامتیاز باقی نرہے گا - قدرتی انعامات نے اگرچہ پھل - پھول - لکڑی -
جانور - گوشت - کھال - دودھ - آگ - پانی وغیرہ بہت کچھ سامان زندگی مرحمت فرمائے تاہم
بغیر صناعت و انتظام نظامِ عالم قائم نہین رہ سکتا - دنیا کی حالت آج کچھ ہے کل کچھ - اگر
قادر مطلق کی حکمت غیبی قانون مبادلہ تعلیم نفرماتی تو انسان اپنے تمام اندرونی جذبات ا

بیرونی خواہشات پر اسطرح قادر نہو سکتا اسی صناعتی مُبادلہ نے تمام حاجتون اور تکلفات
اور تفاخر اور ہر شے پر قابض ہو جانے اور ایک کو دوسرے پر ترقی کرنے کی قوت بخشی
قدرت کے اسی انتظامی سلسلے اور انسانی جذبات کی مجبوریون نے ہر ایک کو دوسرے کا
معاون بلکہ ہر شہر کو دوسرے شہر کا محتاج بلکہ ہر ایک اقلیم کو دوسری اقلیم کا دست نگر بنا دیا
یہی قدرتی مجبوریان اور فطرتی خواہشین تھین جنہون نے انسانی سرشت کو حرص وہوا کے
طوق وسلاسل مین اسطرح مقید کر کے رکھا ہے ورنہ سارا سلسلہ انتظام خاک مین ملجاتا نہ کوئی
خادم ہوتا نہ کوئی مخدوم نہ کوئی حاکم ہوتا نہ کوئی محکوم اسی انتظامی سلسلے اور اندرونی غیر محدود
خواہشات نے ہر شخص کو صناعت اور ہر قسم کے کمال کی تکمیل اور اظہارِ کمال پر مجبور کیا تاکہ اپنی
مصنوعات اور معمولات سے ایک دوسرے کا معاون اور حاجت روا ہو (اسی مبادلہ کو حرفة
وتجارة[۵ع] کہتے ہین)

ابتدائی حرفت وصناعت باہمی تعلقات کے مشاہدات سے خود بخود دل بول اُٹھتا ہے کہ
انسانی ضرورتین ابتدائی آفرینش آدم سے مصنوعات اور معمولات کی محتاج ہین اگر دینا اور اہل
دینا کے کاروبار پر غور کیا جاے تو ضرور اس بات کا خیال ہوتا ہے کہ اگر اپنی ابتدائی تاریخ لکھیں
اور نگاہ عاقبت بین سے کام لین تو آخر کار جو نتیجہ ثابت ہوگا وہ غالباً یہی ہوگا کہ انسانی ضرورتین

۵ع تجارت صورتاً ایک مالی مبادلہ ہے لیکن معناً وہ سب تدبیرین داخل تجارت ہین جس سے بطور جائز کوئی
شئے بدل سکین - تاجر کی عظمت شان اس حدیث صحیح سے جو مُسند امام حنبل مین منقول ہے معلوم ہو سکتی ہے
(التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء یوم القیامہ) ترجمہ تاجر سچا اور امانت دار پیغمبرون اور
اولیاء اللہ اور شہداء کے ساتھ محشور ہوگا - عرشی تاجپوری ۱۲

ر باہمی تعلقات ہی اُسکا ابتدائی زمانہ ہین پس تجارت کی بھی یہی ابتدا ہے اور اسمین شک
نہین کہ انسانی ضرور تون ہی نے ہمکو تجارت اور حرفت سکھائی ۔
پہلی چیز دنیا جو مین بوئی گیی وہ حضرت آدم علیہ السلام کی بقاے زندگی کا سرمایہ گیہون[۵۶]
تھا جسکو بحکم خالق کائنات روح الامین چرخ برین سے لائے اور آدمؑ نے اُن دانون کو موافق

۵۶ دیکھو کامل ابن اثیر ۔ مگر اخبار الدول اور صاحب معالم کا قول ہے کہ اوّل رسم عمارت و آبادی
حضرت ادریس نے جاری فرمائی اور آئین سیاست مدن کے موجد بھی یہی ہین بعض تواریخ مین ہے
سو شہر خود حضرت ادریس نے آباد کیے ۔ گنبد ہرمان جو اطراف مصر مین مشہور ہے حضرت ادریس ہی نے
بنوایا تھا جسمین تمام صنعتون اور آلات کی تصویر کھنچوائی تھی ۔ حضرت ابن عباسؓ سے حاکم نے روایت کی
ہے کہ حضرت ہود و حضرت صالح علیہما السلام ہمیشہ تجارت کے ذریعہ سے اپنے کنبے کو پالتے تھے ۔
حضرت ابراہیم اور حضرت لوط علیہما السلام زراعت پیشہ تھے حضرت شعیب صاحب مواشی تھے اُسکے دودھ اور
پشم و صوف سے اوقات بسری کرتے تھے حضرت سلیمان علیہ السلام غواص تھے زنبیل و بوریا بناتے اور بیچتے
مسند فردوس مین بروایت حضرت انس وارد ہے کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ اوّل جامہ بافی حضرت آدمؑ سے
جاری ہوئی جسکی منتق جنتی دنبہ پر کی گئی اُسکی پشم کو حضرت حوا نے کاتا اور حضرت آدم نے بُن کر اپنے
لیے پیرہن اور حضرت حوا کے لیے اُڑھنی طیار کی ۔ اور ابن ابی شیبہ نے کعب احبار سے روایت
کی ہے کہ اشرفی اور روپیہ کا رواج اوّل حضرت آدم علیہ السلام نے دیا ۔ اول دنیا مین جسنے قلم سے لکھا
وہ حضرت ادریس تھے سیف و سنان کی ایجاد اور اوسکا طرز استعمال بھی حدیث مین انہین کی طرف
منسوب ہے ۔ صنعت حدادی علم نجوم حساب منطق طبیعات ۔ الہیات ریاضی حکمت وغیرہ کے موجد بھی حضرت
ادریس ہین اور بعض مورخ میزان و کیال کی بھی ابتدا انہین سے بیان کرتے ہین (ہکذا فی اخبار الدول)
نعلین کی ایجاد حضرت شیث کیطرف منسوب کرتے ہین ۔ محشی ۱۲

تعلیم ہوا جب خوشہ لگ کر پختہ ہو گیے کا تلکر اُسکو پتھرون سے پیسا اور خمیری کلچے پکا کر کھائے - پھر چقماق سے آگ نکالنا - لوہا گلانا بعض آلات آہنی کا بنانا سکھایا - جس سے پہلی حرفت وصنعت کی ابتدا اسی مقدس پیمبر سے ثابت ہوئی - حضرت حوا کی باعصمت ضرورت نے رُوئی کاتنے اور کپڑا بننے کی بنا ڈالی - توبال پسر قابیل کی رنگینی طبیعت نے مزامیر اور طنابیر کی ایجاد سے شہرت حاصل کی - اوّل جسنے دنیامین عمارت بنوائی وہ مہلائیل بن قینان بن شیث بن آدم تھے - عراق مین شہر بابل - خورستان مین مدینہ سوس ابتک اُنکی یادگار قائم ہے مسجد کی ایجاد بھی اسی مُعزز پیمبرزادہ کی مقدس طبیعت کا نمونہ ہے - کپڑون کا قطع کرنا اور اُسکا سینا ہمیشہ دنیا کو حضرت ادریس کی یاد دلاے گا حضرت داؤد علیہ السلام کی زرہ آج تک ضرب المثل ہے - نوح علیہ السلام نے فن نجاری کو ایجاد کیا اور سب سے پہلے دنیامین جہاز کی بنا ڈالی -

شداد کا حیرت خیز باغ جسکا مثل ونظیر آج تک بوقلمونی روزگار نہ دکھا سکا ابتدائی زمانے کی عمارت اور غیر تعلیم یافتہ قوم کی صنعت تھی جس عمارت کی تعریف مین معمار تعمیر ہستی نے (لم یخلق مثلھا فی البلاد) ارشاد فرماکر معلوم نہین اُس عدیم المثال عمارت کے ساتھ کیا سلوک کیا اور اُس غیرت بہشت پر کیا گزرا - کیومرث[1] نے فلاخن کی ایجاد کی اور دشمنون پر حملہ کرنے کے لیے چوبی اسلحہ بنایا - اوّل جسنے لوہا - چاندی - سونا - کان سے نکالا اور اُس سے سپر اور اسلحہ بنایا وہ ہوشنگ ابن سیامک تھا - زندانخانہ کا موجد بھی یہی ہے نہرون اور چشمون کی ایجاد بھی اسی کی طرف منسوب کرتے ہین سنبور اور سنجاب کی

[1] دیکھو کامل ابن اثیر وناسخ التواریخ ۱۲

پوستین اوّل اسی نے بناکر پہنی۔ گھوڑے کی سواری زین کی ایجاد علم خطاطی۔ چیتے کو آئین صید افگنی تعلیم کرنا طہمورس دیوبند کے نتیجہ فکر سے ہے۔ چونہ اور گچی کا کام۔ جواہرات کا گلانا۔ دواؤں کی ترکیب دینی۔ پہاڑوں سے پتھر نکالنا اور انکا مدوّر اور مستطیل بنانا۔ کپڑوں کا رنگنا۔ پھولوں سے عطر نکالنا جمشید کی ایجادات سے ہے۔ شمشیر کارد قزو ریشم۔ فن شناوری۔ غواصی۔ موتیوں کا دریا سے نکالنا بھی اسی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اسی نے انسانکو چار گروہ پر تقسیم کیا۔ اوّل طبقہ دانایان روزگار و موبدان ایزد پرست کا۔ دوسرا گردان شمشیر زن و مردان شیر افگن۔ تیسرا کشاورز۔ چوتھا اہل حرفت و تجار کا تا سلسلہ انتظام عالم مربوط ہے اور ہر فرقہ دوسرے سے ممیز۔ جمشید نوح علیہ السلام سے پیشتر تھا۔ جام جم جسکو دنیا قیامت تک نہ بھولے گی زمانہ جہالت کے مہندسین اور حکماے اشراقین کی قابل فخر قوت علمیہ اور قدرت عملیہ کا نتیجہ تھا جس سے آئندہ حالتین اور مستقبلہ حوادث معلوم ہو جاتے تھے۔

پہلا کارخانہ ابریشم کا اسی نامور بادشاہ کے عہد میں قائم ہوا حریرا ور کتان اسی کی قوت ایجادی کے ممنون ہیں۔ ضحاک سکہ کا مروّج اور موسیقی کا موجد ہوا۔ فریدون نے عمل تریاقی اور خچروں کی نسل بڑہانے میں شہرت پائی۔ سواری فیل بھی اسی کی ایجادات سے ہی علم نجوم بھی بعض مورخین اسی کی قوت ایجادی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ غرض جسقدر انسانی ضرورتیں بڑہتی گئیں صنعت اور حرفت ترقی کرتی گئی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ آئندہ نسلیں اس ترقی یافتہ زمانہ کی ایجادات اور صناعت کو قبولیت جاوید کا سارٹیفکٹ دینگی۔

معلوم نہین کہ نئی امت کس لباس مین آنیوالی ہی اور اس سمیاے طلسم مین کیا مین میکھ نکالنے والی ہے۔ اگلے باکمالون کے متن پر موجودہ موجدون نے آرائش اور نفاست کے نئے نئے حاشیے چڑہائے معلوم نہین انکے جانشین تکلفات اور زیبائش کے کیا کیا کمالات پیدا کرینگے۔ اوّل طبقے کے مسلمانونکی اولوالعزمیان۔ انکی بلند ہمتین۔ اُنکی قوت اختراعی۔ اُنکی تہذیب۔ شائستگی۔ علم۔ ادب۔ عزم۔ استقلال۔ عزت۔ دولت۔ حکومت۔ ثروت۔ آج کون ہے جو ادب کی نگاہ سے نہین دیکھتا۔ اسلام نے فتوحات کے ساتھ علوم و فنون دونون کو ترقی کے آسمان کا نیرین بنا کر چمکایا۔ یہ ہونہار نونہال عرب کی پہاڑی ملک سے نکلکر باغ ارم کی بہار چشم زدن مین چشم عالم کو دکھانے لگا۔ مسلمانون ہی کے زمانہ کی صناعیان آج یورپ کی مایۂ افتخار ہین جو یورپین منصف مزاج ہین وہ مسلمانون کے قدیم علم و فضل کو اور حرفت اور صناعی مین سب قومون سے اُنکی اولیت کو تسلیم کرتے ہین۔

فرانس کا وزیر اعظم اپنی تاریخ ورڈی مین لکھتا ہے کہ ایک زمانہ مین یورپ کی قوم جہالت اور افلاس کی دلدل مین پھنسی ہوئی تھی کہ یکایک اسلامی ممالک سے ایک نور علوم ادبیہ اور فلسفیہ اور فنون صناعی اور دستکاریون کا پرتوفگن ہوا اور اس قوم جاہل کو خارستان جہالت سے نکالکر ایک روشن اور پُر فضا میدان مین کھڑا کر دیا۔ اِنہین شہرون سے کمالات علمی اور عملی کا بادل اُمنڈ کر اُٹھا اور خاکنا ے یورپ پر گرج کر برس گیا۔

قرون متوسطہ مین سے اہالیان یورپ انہین شہرون سے علوم و فنون کی بیش بہا دولت لیگیے اور یورپ پر ایثار کیا۔ وہ قوم جسکی علمی عظمت اور ہاشمی شجاعت یورپ کے دل مین

سویڈا کیطرح جانشین تھی آج پستی ہمت اور فرومایگی فطرت سے دود آہ بیوہ یا اشک یتیم سے
زیادہ وقعت نہین رکھتی ایک وہ دن تھا کہ علم و فضل ہمارے ۔ ملک و دولت ہمارا خانہ زاد
بخت و اقبال ازل آوردہ پرستار تھا آج وہی ہم ہین کہ نکبت و ذلت کے غلام ۔ جہالت اور وحشت
کے بندے ۔ کمینگی اور فرومایگی کے محکوم ۔ رذائل بہیمیہ کے مطیع ۔ قوائے شہوانیہ کے اسیر
تنزل کے یار ۔ تعصب کے حامی ۔ نفاق کے پشت پناہ ۔ بے غیرتی کے کنیز ہین لراقمہ

آہ ازان دولت علم و ہنر و چتر و علم
ای فلک ہیچ بدانی چہ شد آن فر و حشم
مہر را گوی کہ در چشمۂ خود غرق شود
مشتری در غم این واقعہ از چرخ فتد

آہ ازان طرۂ و طوق و کمر و افسر و گاہ
چہ شد آن دولت و عزت چہ شد آن ملک و سپاہ
ماہ را گو کہ کند روی خود از نیل سیاہ
روی خود تیرہ کند نیر بیضا در چاہ

قرطبہ قرطبہ کی نسبت صاحب سبایک الذہب لکھتا ہے کہ ایسا پُر عظمت اور پُر شکوہ شہر چشم
فلک نے آج تک نہ دیکھا ہوگا جسکا طول چودہ فرسخ سے کم نہ تھا مگر اسمین وہ حصہ بھی شامل ہے جسکو
خلیفہ اعظم نے بطور سواد اعظم آباد کیا تھا جو مدینۃ الزہرہ کے نام سے چہار گوشہ دنیا مین بلند
آوازہ ہوا ۔ وادی الکبیر کے دونون جانب سنگ مرمر کے نظارہ فریب ایوانات ۔ حیرت خیز
باغات ۔ اپنی خوش پرکاری اور جلوہ افروزی سے بینظیری اور عدیم المثالی کا نقشہ حیرت
کے دربار مین پیش کر رہے تھے ۔ اہل عرب کے صناعتی کمالات اور انجنیری کی پرزور قوت
اُن فلک فرسا حیرت انگیز عمارتون کے دیکھنے سے آشکار ہوتی ہے جنپر اُنکے قادرانہ کمال
نے کلک صنعت سے اپنی یکتائی اور بیمثالی کی دورُخی تصویر کھینچی تھی قرطبہ کی عمارات عالیہ مین

صنعت اور خوشنما پرکاری دونوں اعتبار سے مسجد جامع قابلِ رشک اور ممتاز عمارت تھی

۷۸۴ء مین عبد الرحمٰن نے اُسکی تعمیر پر دماغی اور مالی دونون قوتین صرف کین۔ دماغی قوت

اُسکا حیرت خیز نقشہ تھا جو آجتک یورپین انجینیرون کی قوت متخیلہ مختل کرنے کے لیے

سحر آفرین اثر رکھتا ہے۔ مالی قوت گاتہہ۔ کے خزانہ کی اشرفیان تھین جو اُس عجیب وغریب

عمارت پر صرف کی گئین۔ عمارت کا ابتدائی سلسلہ ابھی ہنوز ناتمام تھا کہ اُسکا بانی چل بسا اور

اُسکے فرزند خلف ہشام قدسی نفس نے صوبہ ناربون کے غنائم سے اُس عمارت کے سلسلے

کو ختم کیا۔ اسکے بعد ہر فرمانروا نے اپنے بقاے نام یا حصول ثواب کے خیال سے اوس

عجیب وغریب عمارت مین کچھہ نہ کچھہ اضافہ کیا حکم بن ہشام نے اُسکے تمام دروازون اور ستونون

کے مُطلا کرنے مین بیش بہا دولت صرف کردی۔

عبد الرحمٰن بن حکم نے (جو علم وکمال کا مُربّی وسرپرست مانا گیا ہے) ایک نیا مینار طلائی

جو ایک سو پچاسی ۱۸۵ فیٹ بلند تھا نصب کیا۔ عبد الرحمٰن سوم نے سقف گنبدین سے ایک اور

درجہ بڑہایا۔ بارہ سو ترانوے مُطلا و مذہب ستون تھے جنپر اُس مُقدس عبادت گاہ کی[۵]

عظیم الشان چہت کھڑی تھی۔ خاص درجہ مین چاندی کا فرش تھا جو نظر فریب پچی کاری سے

قادرانہ کمالِ صانع کا حیرت انگیز نقشہ پیش کر رہا تھا۔ ستونون پر تمام جواہرات نصب تھے

خاص ممبر جسپر خطیب کھڑا ہوتا تھا۔ دندان فیل اور ہیزم عود کے چھتیس ۳۶ ہزار ٹکڑون سے بنایا

گیا تھا انمین اکثر بیش بہا جواہر سے اسطرح لدے ہوے تھے جسطرح بعض شاخ ثمر سے۔

---

۵ دیکھو رسالہ حسن مین اسپین کے حالات ۱۲

سونے کے کیلون اور پترون کے ذریعہ سے ایک دوسرے سے وصل کیے گئے تھے۔
صحن مسجد مین چار وسیع اور خوشنما حوض ہر وقت پانی سے لبریز رہتے تھے جسمین حیرت انگیز فوارے نصب تھے۔ تین سو باون آدمی فقط اس کام پر مامور تھے کہ اگر کی بتیان اور عود و عنبر منقل آہنین مین روشن کرکے اُنکے بخورات سے لال ٹینون کے لیے جنمین دس ہزار بتیان روزانہ جلتی تھین خوشبودار تیل بنایا کرین۔ خاص درجہ کی بدیع المثال صناعی محرابون کی دلکش اور سحر آفرین وضع دیوارون کی فروزش اور کمال صنعت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابھی تعمیر ختم ہوئی ہے۔

غرناطہ اس سے زیادہ عجیب عمارت (قصر الحمرا) ہے جس سے غرناطہ کی عظمت و شان کی تصویر آنکھونمین پھر جاتی ہے جو بجاے خود ایک حصن حصین اور کاشانۂ دلنشین تھا اوسکی عجیب غریب صنعتین انسانی حواس کو طلسم حیرت مین اسیر کرتی ہین۔ اسکے علاوہ قصر الزہرا۔ قصر الحائر۔ روضہ۔ قصر السرور۔ رشیق۔ بدیع وغیرہ کی صناعتی شہرت بھی قصر الحمرا سے کم نہ تھی۔

مدینۃ الزہرہ سب سے زیادہ حیرت انگیز عمارت مدینۃ الزہرہ کی تھی جو قصر الزہرہ کے نام سے مشہور تھی چالیس برس تک یہ عمارت بنتی رہی جسمین دس ہزار [۱۰۰۰۰] معمار بارہ سو [۱۲۰۰] نجار یومیہ کام کرتے تھے۔ سلطنت کی کل آمدنی کا ایک ثلث ہر سال اوسپر صرف ہوتا رہا۔ اینٹون کی جگہ چھ ہزار سنگین سلین روزانہ طیار ہوتی تھین پانچ ہزار جانوران باربرداری صرف مصالح

سلہ ۵ دیکھو تاریخ ابن اثیر اور رسالہ حسن بن اسین کے حالات ۱۲

وغیرہ کے لیجانے کیلیے مامور تھے - چار ہزار مُطلّا و مُذہّب وہ ستون تھے جنکو سلاطین قسطنطنیہ - روما - کارتج - سفاکس - وغیرہ بادشاہون نے ہدیۃً بھیجے تھے اور باقی ستون المیریا - اور ٹریگونہ - کے سنگ مرمر کی کانون سے بنائے گیے تھے پندرہ ہزار دروازے تھے جنمین لوہے یا چمکدار پیتل کے غلاف تھے - خاص سلطان کے کمرے کی چھت اور دیوارین بالکل مُطلّا و مُذہّب تھین - کمرے کے عین وسط مین ایک حوض سیماب لرزان سے لبریز تھا جب آفتاب کی شعاعین دروازون سے داخل ہو کر حوض سیمابی کو متحرک کرتی تھین تو برق لامع کا جلوہ نظر آتا تھا اور قوت باصرہ اپنے کام سے مُعطّل ہو جاتی تھی - اگر مدینۃ الزہرہ کے صناعتی عجائبات کی خوبصورتیان شمار کیجائین تو ایک ضخیم مجلد بھی اس بار کو نہ اُٹھا سکے - ملازمین محلسرا[۵۱] مین صرف مذکور کا اندازہ سترہ ہزار (۱۷۰۰۰) کیا گیا ہی جنکے لیے علاوہ طیور اور آبی جانورون کے سترہ ہزار پونڈ گوشت یومیہ دیا جاتا تھا - اُناث کا شمار جو صرف شاہی محلسرا مین خدمت یا مصاحبت پر مامور تھین چھہ ہزار تین سو چودہ ہے - سلاوین نسل کے نوعمر غلامان ملا ایک قریب - و خواجہ سرایان زاید کُش تیس ہزار تین سو پچاس تھے جنکے لیے علاوہ لوے - تیتر - بٹیر - مرغابی - کبوتر بحساب ایک سیر فی کس روزانہ گوشت دیا جاتا تھا قصر الزہرہ کا خوشنما تالاب جسمین ہزارہا قسم کی خوشنما رنگا رنگ مچھلیان تفریحاً پالی گئین تھین بارہ ہزار روٹیان علاوہ دانون کے روزانہ اُس تالاب مین پڑتی تھین - ایک عربی مورخ لکھتا ہے کہ آج چہار گوشہ دنیا مین اسکا کوئی نظیر نہین - بعید الوطن سیّاح - اولوالعزم شاہزادے -

---

[۵۱] دیکھو تاریخ مقریزی - اور سبایک الذہب ۱۲

تاجر۔ سفیر۔ ادیب۔ شعرا۔ علما۔ فقہا۔ حجاج۔ زوار۔ فقرا۔ ہر درجہ کے اہل حرفہ ہر مذہب کے دانا ہر ملت کے وزرا نہ متفق الراے ہین کہ ہمنے اثناے سیاحت مین کوئی ایسا عجیب وحیرت انگیز شہر چشم ظاہر بین سے نہین دیکھا جسکو مدینۃ الزہرہ اور قصر الزہرہ سے اتنی بھی نسبت ہو جتنی کرمک شب تاب کو آفتاب سے ہوتی ہے۔ اُسکی سرسبز بساتین۔ سنگ مرمر کے ایوانات فلک فرسا مُطلّا و مذہب درو کوشک۔ قبہ دار اور مستدیر نشستگاہین۔ جنمین قسم قسم کی صناعیان اپنے صانع کے کمال کو حیرت انگیز صورتون سے بتلارہی تھین۔ خوشنما تناسب۔ دلکش ترکیب۔ دلفریب تقابل۔ بیش بہا مغرق سرا پردے۔ آرائشی نفاست طلائی لوازمات زیبائش۔ مرصع ستونون کی خوش پرکاری۔ رنگ سازی کی کاریگریان۔ جسنے درو دیوار کو رنگہاے بو قلمون سے ایک حوصلہ فرسا منظر بنا رکھا ہے۔ شفاف نہرین لب جو سرو کی خوشنما قطار۔ روح افزا حوضین۔ مُصفّا جھیلین۔ جو بیش بہا صنعت سے پورے پتھر کی تراش کر بنائی گئی تھین جسمین جا بجا جانورون کی زندہ معلوم ہونیوالی مورتین سطح آب پر بھرتی معلوم ہوتی تھین۔

خلیفہ اعظم کے اظہار عظمت وجلالت کے لیے اسقدر کافی ہے کہ جب خلیفہ نے شاہ یونان کے سُفرا سے ایوان قصر الزہرہ مین اپنے تمام ارکین دربار و اعیان سلطنت کے ساتھ دربار عام مین ملاقات کی جس مکان مین اندر سے باہر تک طلائی غالیچون اور بیش بہا پشمینون کا فرش تھا۔ ہر محراب و در پر زرد و زر ریشم کے پردے آویزان تھے۔ کہ دفعۃً شاہ یونان کے سفیر داخل قصر شاہی ہوے۔ مکان کی شاہانہ شان و شوکت۔ مکین کی بلندگانہ جبروت

ـــلہ دیکھو نمبر ۱۲

سطوت سے صید مذبوح کیطرح مرتعش تھے جب حواس درست ہوئے قسطنطین شاہ یونان کا خط پیش کیا گیا سلطان نے بعد ملاحظہ ایک خوش بیان مقرر کو اشارہ کیا کہ مناسب اسپیچ دی۔ اسپیکر دو چار جملے بھی نہ ختم کرنے پایا تھا کہ سلطانی جبروت اور شاہی جلالت نے لکچرار کی زبان پر مُہر خاموشی لگا دی اور وہ ہیبت سے زمین پر گر کر بیہوش ہو گیا۔ دوسرے مقرر نے اس ناتمام خدمت کو تمام کرنا چاہا مگر اوسکی بھی یہی حالت ہوئی۔ غرض قرطبہ کی ظاہری عظمت و شوکت جسقدر قابل رشک یا درخور ستائش تھی اوس سے زیادہ علم و فن اور فضل و کمال کو قرطبہ مین فضیلت تھی۔ جگر تشنگان علوم کے لیے قرطبہ کے دریادل علما کا سینہ فیاض سرچشمہ تھا بالخصوص عملی طب کو اندلس کے سرجن ڈاکٹر دان کی معلومات جدیدہ اور تحقیقات غیر محدود سے اتنی وسعت اور ترقی ہوئی کہ تمام گزشتہ صدیون مین عدیم المثال تھی چنانچہ ابو القاسم خلف جو گیارہوین صدی عیسوی مین اس فن کا امام گزرا ہے اُسکے اکثر عملیات زمانہ حال کے عملیات سے بالکل مطابقت رکھتے ہین۔ ابن ظہر جو ابو القاسم کے بعد ایک کامل فن اور حکیم نامور گزرا ہے دونون شاخون یعنی عملی اور نظری طب کو اپنی نئی ایجادات کا سپاس گزار کیا اسیطرح ابن بیطار نے جو علم نباتات مین اُستاد نامور تھا قریباً تمامی مشرقی دنیا مین سفر کر کے نئی نئی بوٹیان اور اُنکے خواص دریافت کیے ابو الروس اسی زمانہ کا ایک مشہور فلسفہ دان اور اُن جلیل القدر کاملین سے تھا جنکی حسن سعی نے قدیم فلسفہ یونانی کا جدید فلسفہ سے پیوند معنوی لگایا تھا۔

علم ہیئت جغرافیہ کیمیا۔ طبیعات۔ الہیات۔ غرضکہ کوئی علم اور کوئی فن ایسا

نہ تھا جسکو قرطبہ نے اپنے دامن تربیت مین پرورش نہ کیا ہو صنعت و دستکاری مین اندلس اپنے تمام ہمعصرون پر ممتاز تھا الشیمی کام یہان کا مقبول عالم و منتخب روزگار تھا ۔

اسپین — اسپین[1] مین صنعت و حرفت نے ایسی نمایان ترقی کی تھی جسکے سُننے سے حیرت ہوتی ہے امیر عبدالرحمٰن نے فنون کسبیہ کو ترقی کے آسمان کا مہر عالمتاب بنا کر چمکایا ہر قسم کے صناع ہر فن کے کامل ہر ہنر کے استاد ہر شہر مین ہزار ہا موجود تھے ۔ وہان کا ریشم اور حریر کا کارخانہ شہرت اور ناموری کے آسمان کا ستارہ بن کر ٹوٹا ۔ سول جو اسپین کا مشہور مالدار شہر تھا تیرہ ہزار کارخانے فقط پارچہ بافی کے اُسمین موجود تھے اسیطرح پشم بافی کے بھی ہزار ہا کارخانے قائم تھے ۔

المیریا اور جیرونا — المیریا کے ریشمی کپڑے اور اُونی قالین آج تک یورپ مین مشہور اور انگریزی تاریخون مین مذکور ہین اسی شہر مین شیشہ اور پیتل اور لوہے کے ظروف ایسے خوشنما بنتے تھے جنکی شہرت سے آج کون انکار کرسکتا ہے ۔ کوزہ گری کو اسمین اتنی ترقی ہوئی تھی کہ بعض کوزہ گر مٹی کے برتنون پر سونے اور تانبے کی ایسی جلا دیتے تھے کہ اصل و نقل کا امتیاز محال تھا ۔

کُھدوان باریک کام ایسا نازک بنتا تھا کہ آجتک صنّاعین یورپ کو رشک ہے ۔

جیرونا کے زیورون کی نزاکت اور خوشنمائی آجتک ضرب المثل ہے ۔ مرصع کاری جواہر نگاری اسکا حصّہ تھا ۔ یہین کے کاریگرون نے بارہ[۱۲] درخت بلور سے تراش کر بطرز سرو گلستانی بنائے تھے

[1] دیکھو سبایک الذہب ۱۲

جنکا طول سترہ گز تھا اور ہر درخت مین دو ہزار تین سو چالیس کنول روشن ہوتے تھے یہ سب بلوری درخت قصر الزہرہ کے ایوان خاص مین اپنے صانع کی کاملیت پر برہان ساطع پیش کر رہے تھے۔ بہ نسبت اور ممالک کے اسپین کے شمالی حصہ نے صنعت وحرفت مین ایسی ترقی پائی کہ زمین سے آسمان بن گئی جسکا رشک ہمیشہ اُسکے حریف مقابل یعنی دار الخلافت بغداد کو رہا اور یہ فخر کا طرہ اُسیکے قابل قدر دستار کو زیب دیتا ہے۔

دمشق اسیطرح دمشق بھی صنعت و تجارت مین نامور شہرون مین شمار کیا گیا ہے یہان کی صناعتی کارخانے اور تجارتی منڈیان تمام یورپ مین امتیاز کی نظر سے دیکھی جاتی تھین پارچہ بافی اور حریر بافی کے مختلف کارخانے قائم تھے رنگ سازی کا کام ناظرین کے لیے حیرت اور استعجاب کا باعث ہوتا تھا۔ دمشقی ظروف اُمرا اور سلاطین کی میزون کے زیب و زینت تھے یہان کے غالیچے آجتک یورپ مین مشہور ہین۔ آہنی آلات جو دمشقی کارخانے مین بنتے تھے فرانس اور اٹلی وغیرہ کے بازارون مین سونے کی قیمت بکتے تھے۔ دمشقی زرگرون نے اپنے دعویدارون کو دکھا دیا کہ آسمان کے خدا نے اس کام کے لیے زمین پر انہین کو اُتارا ہے دمشقی تلوار تیغ ہندی اور خنجر رومی سے زیادہ مشہور تھی مگر جا کو بھی شہرت اور ناموری کے آسمان کا تارہ بن گیا تھا وہان کے معمار جو اپنے فن کے یگانۂ روزگار اور منتخب لیل و نہار تھے اگر لائق ستائش تھے تو نقاش بھی وہان کے جو ہر ایک لاثانی اور رشک بہزاد و مانی تھے قابل رشک تھے۔

اسیطرح اصفہان کا کارچوبی سامان مرو کا ریشم طرابزون کا مشجّر ترکستان کے غالیچے

ایران کے قالین روم کا حریر و دیبا - صفاہان کی تیغ - آسمان شہرت کے نجم ثاقب بن کر اسقدر چمکے کہ آجتک اُنکی شعاعین صناعتی زمین پر نورانی چادر کیطرح پھیلی ہوئی ہین جنکی ستائش مین مسیحی مورخین کی زبانین ابتک گھسی جاتی ہین - مقام طلیطلہ جو سلطنت ہسپانیہ کے ماتحت ہے وہان کے اسلحہ اور غرناطہ کا حریر باوجود نفرت و مخالفت مذہبی یورپ کی بیش بہا دولت سے بدلتا رہتا تھا - اسیطرح بغداد - مرو - بخارا - بلخ - قاہرہ - سکندریہ - مراکو - ان سب مقامات مین ہزارون تجارتی منڈیان اور صناعتی کارخانے قائم تھے ہر فن کے اہل کمال ہر شہر مین ہزارہا موجود تھے - کیا زرگر و معمار کیا نقاش و نجار ہر فرقے کے لوگ بکثرت ہر قسم کے پیشہ ورفراوانی کے ساتھ ہر جگہہ نظر آتے تھے ہر شہر کو اگر دار العلم یا دار الصناعت کہین تو بیجا نہو گا

الراقم

علم و صنعت مال من بود است و حرفت کار من خانہ زاد خانۂ من بود دولت پیش ازین

ہندوستان ہندوستانی قدیم صنعتین اور یہان کا قابل قدر تجارتی مال ہمارے ہی عربی تجّار مغربی ممالک مین پہنچاتے تھے جو یورپ کی بیش بہا دولت سے بدلا جاتا تھا - مجھے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ یورپ کی نہایت مہذّب تاریخون نے بھی ہندوستانی صناعت اور دستکاریون کا حال قلم انداز کیا ہے -

مسٹر گرین کی ہر دل عزیز تاریخ جو دعوی کے ساتھ پبلک مین پیش کیجاتی ہے اوس نے بھی اس بدنصیب ہندوستان کا ذکر نہ کیا - حالانکہ کسی زمانہ مین اس ایشیا کے حصّہ کی تجارتی اور صناعتی شہرت نے مہذّب دنیا کو حیرت مین ڈال رکھا تھا - فاہیان اور ہیون شانگ

نے ہندوستان کے فنون اور صناعت کی حیرت انگیز تصویر کھینچی ہے - یہ وہ چینی مورخ ہین کہ انیسوین صدی کے نکتہ چین اب بھی اُنکی افضلیت تسلیم کرتے ہین اور اُنکے بیانات وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین - ہندوستان کے کپڑے اور دستی چیزین یورپ کے بازارون کی دلچسپ تجارت تھی - فلپ دوم اور چارلس پنجم کے مورخ ہندوستانی شال ململ تنزیب کمخواب کی قابل فخر تعریف کرتے ہین - آگرہ مین تاج محل اسلامی کاریگرون کا بیش بہا نمونہ اب بھی موجود ہے تخت طاؤسی مغربی مسافر کے لیے قابل حیرت نظارہ تھا - ہندوستان کے ریشم کی ساخت ایک زمانہ مین صنعت اور تجارت کی سفید شاخ سمجھی جاتی تھی عثمانی سلطنت مین بھی ریشم بہ ترجیح استعمال کیا جاتا تھا - تاریخون سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلی ہی صدی سے اسلامی تاجر جزائر ہند مین آئے - ولید ابن عبدالملک کے عہد خلافت مین عربی تاجرون کا جہاز راجایان ہند کے اشارے سے سندہ پر لوٹ لیا گیا جسکا فیصلہ محمد قاسم جرنیل دمشق کی تلوار نے کیا - خلفاے راشدین کے ابتدائی زمانہ سے اسی قوم عرب نے صناعت اور تجارت کو ترقی دی جب اسکی ترقی معراج کمال پر پہنچی تو صرف قرطبہ مین دو لاکھ چوبیس ہزار گھر کاریگرون کے تھے - اور چار ہزار مسجدین پچاس شفاخانے اور اسّی مدارس نوسو حمام مگر اسلامی عظمت کا تاج بغداد ہی کے سر پر زیب دیتا تھا جو تیس ہزار مسجدین سات سَو مدارس دس ہزار حمام بغل مین دبائے بیٹھا تھا -

بغداد بغداد اگرچہ صناعت مین اسپین کا مدمقابل نہ تھا مگر بغداد کی تجارت اسپین سے کہین بڑھی ہوئی تھی - ہزارہا تجارتی کارخانے قائم تھے - خلفاے بغداد کا صلاے کرم

اعیان دولت کی داد و دہش اُمرا کا آوازۂ جود۔ اراکین سلطنت کی زینت پسندی اور تفاخر نے اقصائے عالم کے تاجرون اور ارباب کمال کو بغداد مین کھینچ لیا تھا۔ جدہر دیکھیے اہلِ کمال جدہر نظر اُٹھایے اہلِ ہنر۔ گویا فضل و کمال اور علم و ہنر دار الخلافت کا زیور تھا۔ کیا بازاری کیا لشکری کچھہ نہ کچھہ ہر ایک کے صندوق سینہ مین سرمایۂ علمی موجود رہتا تھا صناعتی کارخانے بھی صدہا نظر آتے تھے۔ ریشمی کپڑے بکثرت بُنے جاتے تھے ہر قسم کے بیش بہا اسلحہ بنائے جاتے جنکو تاجر اطراف عالم مین پہنچاتے۔ اگر بغداد جسم تھا تو کمال معماری اور نقاشی اُسکی روح تھی اور آرایشی نفاست اُسکا دل۔

المقتدر باللہ عباسی نے تیسری صدی مین جو عمارت بنوائی تھی اوسکی نظیر آجتک زمانہ نہ دکھا سکا صحن کے وسیع حوض مین طلای احمر کا ایک درخت تھا جسمین مختلف جواہرات کے ہزارہا پہل پہول پتے اس دلربا صنعت سے نصب کیے تھے کہ اصل و نقل کا امتیاز ہر مُبصر کا کام نہ تھا۔ جسکی شاخون پر ہر قسم کے طلائی پرند اپنی دلکش اور دلفریب لہجون مین مست زمزمہ سنجی تھے حوض کی دونون جانب پندرہ مصنوعی سوار پرشوکت و یبا و حریر کی وردیان پہنے اور شمشیر مرصع کمر مین لگائے ہوے اسطرح ٹہلتے تھے کہ گویا شمشیرین میانون سے نکلنے والی ہین اور ایک دوسرے پر حملہ کرنیوالا ہے[۵۱]۔ دار الخلافت بغداد مین ہزارہا ایسی عمارتین تہین جسکی نظیر زمانہ کو نہ مل سکیگی۔ قبۃ الخضرا۔ قصر الخلد۔ قصر الذہب۔ دار الخلافت کی جان اور اسلامی عظمت و شان کے گویا نشان تھے۔

---

۵۱ دیکھو المامون مصنفہ مولانا شبلی نعمانی عم فیضہ ۱۲

سدلیو جو فرانس کا ایک نامور مؤرخ ہے ایک خاص تاریخ عرب کی فضیلت اور بزرگی اور علم و ہنر کے اثبات مین لکھی ہے جسمین لکھتا ہے کہ عرب کے فتوحات کا سیلاب اسپین کے دریاے طاج سے ہند کے دریاے ستلج تک اس فوری حرکت سے پہنچ گیا کہ دیکھنے والے حیرت مین رہ گیے - جب اسلامی سلطنت مین ضعف آگیا اور اہل یورپ نے عرب کو اسپین سے خارج کیا تو اُسوقت انہین کے کمالات اور انہین کی بیش بہا صنعتون اور ایجادات سے یورپین متمتع ہوئے - یورپ مین تو اب بھی وہ انتظام اور طرز تمدن نظر نہین آتا جو کسی زمانہ مین عام اہل عرب کے عادات اور خصائل مین داخل تھے -

ایجادات و تکمیل علوم جب حجازی فتوحات کا سیلاب رُکتا چلا اور گنگیس سے دریاے ستلج تک اسلامی حکومت پھیل گئی اوسوقت فاتحان اسلام کمالات علمی اور صناعیونکی تکمیل کیطرف جھک پڑے چنانچہ اوسی زمانہ مین قرطبہ اور مصر اور فارس اور نیشاپور اور سمرقند اور ہرات وغیرہ یورپ پر سبقت لے گیے اہل عرب نے جمیع کمالات انسانیہ کا اپنے کو مظہر ثابت کر دیا تھا حکماے یونان کی کل کتابین مامون کے پُرامن اور ہمایون عہد مین ترجمہ ہوئین - اون کی شرحین لکھی گئین بیش بہا آلات رصدیہ طیار ہوئے - تمام کرہ زمین کی پیمائش کی گئی -

طبقات الامم سے معلوم ہوتا ہے کہ یحیی ابن منصور اور خالد ابن عبدالملک اور عباس جوہری نے بحکم مامون الرشید دمشق اور شماسیہ مین رصد بنا کی تھی اور زمان سال شمسی اور مقدار میل شمس اور حالات ثوابت و سیارات کی تحقیق و تفتیش کی اسیطرح[۱] مغربی ساحل پر رصد و قیانوسی

۱ دیکھو طبقات الامم ۱۲

اور شرق مین رصد الغ بیگی مشہور تھی غیاث الدین کاشانی اور قاضی زادہ رومی اور علامہ قوشجی نے سمرقند مین اسی رصد سے شہرت پائی - اسیطرح مراغہ مین رصد ہلاکو خانی اور بغداد مین رصد مامونی اور شام مین رصد ابن شاطر اور مصر مین رصد حاکمی تھی - ابوجعفر خوارزمی کی زیچ نے مامونی عہد خلافت مین بطلیموسی زیچ سے زیادہ شہرت پائی -

عبدالملک بن مروان کے عہد مین جنگی جہازات اور آلات بحری کا ایک عظیم الشان محکمہ ٹونس مین قائم کیا گیا - پس اس سے ثابت ہوا کہ قوم عرب بلاشبہہ تمام یورپ کی استاد واجب التعظیم ہے - انہین عربون نے سفر کے حالات قلمبند کیے - اسی فاتح قوم نے مشاہیر لوگونکی زندگی کے حالات بطور (لائف) لکھنا اختراع کیا - اسی مقدس قوم نے صناعی و دستکاریون کو آسمان کمال کا آفتاب بنا کر چمکایا - انہین کی عمارتین حیرت انگیز نگاہون سے دیکھی جاتی ہین -

رونا تو یہ ہے کہ مخالفت مذہبی نے چشم بصیرت پر پردے ڈال دیے جس سے عام اہل یورپ کی نظر سے اس قوم کا قدرتی حسن پوشیدہ ہوگیا - اسی قوم نے علم طب اور علم تاریخ طبعی اور علم کیمیا اور علم فلاحت پر کمالات کے وہ وہ حاشیے چڑہائے جسکا سمجھنا آج مشکل ہے برخلاف اور علوم عقلیہ کے جنپر مالکانہ قبضہ کرلیا تھا اور جسمین اونکی فضیلت اسلاف سے ترقی کرگئی تھی - اہل یورپ نے اسبات کا اقرار کیا ہے کہ عرب نے کاغذ[۵۱] کی ایجاد مین کپڑے کی ایجاد پر

[۵۱] کاغذ کی ایجاد سے پہلے مختلف چیزین مثل سیسے کے تختے فلزیات کے پترے جانورون کی دباغت دی ہوئی کھالین اور اکثر درختون کے پتے زمانہ قدیم مین لکھنے کے لیے مستعمل تھے - مانٹ فیکن نے ایک

بھی شرف حاصل کیا ہے۔ جہانتک ہمکو علم ہے گویا ایک دانا قوم عرب کی اوس خرمن فضیلت کا ہے جو آجتک ہمکو معلوم بھی نہوا۔ بہرکیف عرب ہمارے فضل وکمال کا آب بھی سرچشمہ ہے اور جن کمالات کو قصور فہم سے ہم سمجھتے تھے کہ یہ اور قوم کا ایجاد ہوگا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰) بہت پرانے زمانے کی کتاب کا ذکر کیا ہے کہ وہ سیسے کے آٹھ ورقون پر لکھی ہوئی تھی۔ جب سیسے کی تختے متروک ہوئے تو اونکی جگہہ دوسرے فلزات پترون پر حرفون کا کندہ ہونا رواج پا گیا۔ چنانچہ رومتہ الکبریٰ کے لوگ تاریخی واقعات پیتل کے پترون پر کندہ کر کے رکھتے تھے۔ کلاڈیس کی اسپیچ بھی پیتل ہی کے پترون پر کندہ کی ہوئی اب تک فرانس کے (لائنس ٹاون ہال) مین بحفاظت موجود ہے۔ بعد ولادت مسیح علیہ السّلام بجائے فلزات کے پترون کے درختون کی چھال اور پتون سے کاغذ کا کام لیا گیا۔ یورپ مین کاغذ بنانے کا طریقہ ۷۰۶ء کے بعد استعمال مین لایا گیا ۶۰۰ء کے اوس طرف کا کارخانہ سمرقند مین قائم تھا آٹھوین صدی مین جبکہ سارسین نے اسپین کو فتح کیا تو جہان اپنے ساتھہ عرب اپنے وہ دوسرے علوم وفنون لے گیے تھے وہان کاغذ سازی کا فن بھی اپنے ساتھ لائے انگلستان مین سب سے اوّل کاغذ کا کارخانہ سرجان اسپیل مین ایک جرمنی نے ۱۵۸۸ء مین بمقام ڈارٹ فورڈ قائم کیا تھا جسکے صلے مین ملکہ ایلزبیتھہ نے نائٹ ہڈ کے معزز خطاب سے اوسکو نامور اور بلند آوازہ کیا۔ اسکے بعد ۱۶۹۵ء مین بمقام اسکاٹ لینڈ عمدہ کاغذ نکے چھاپنے کی کمپنی قائم ہوئی۔ ۱۸۶۰ء مین جیمس ہواٹ مین نے ایک اور کارخانہ میڈاسٹون مین قائم کیا اوسنے اس فن کو یہانتک ترقی دی کہ آج بھی جو عمدہ اور قیمتی کاغذ ہین اوسی کے نام سے منسوب یعنی (ہینس پیپر) کہلاتے ہین۔

اہل یورپ نے اس فن کو مسلمانون ہی سے سیکھا اور اپنی جودت فکر اور قوت آخذہ سے آج اس مرتبہ کمال کو پہنچا دیا کہ عقل حیرت زدہ رہجاتی ہے ۱۲ عرشی تاجپوری۔

وہ ہمکو اپنی معتبر مسیحی تاریخون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مین کل ایجادات کے موجد عرب ہین - اسکے بعد یہی فرانسیسی مورخ اپنی تائید کلام مین اسکندر ہمبلٹ کے کلام کو نقل کرتا ہے کہ قوم عرب کو خدا نے اسیلیے پیدا کیا کہ وہ علوم و فنون صنعت و حرفت کو اون مختلف قومون مین پہنچاوین جو ساحل فرات سے ہسپانیہ کے وادی کبیر تک پھیلے ہین - اہل عرب کی طبیعتون مین قوم بنی اسرائیل کیطرح یہ بات نہ تھی کہ وہ کسی قوم سے نہ مل سکتے ہون یا مخالف قومون سے اختلاط اُنکے مذہب کے خلاف ہو بلکہ وہ عام قومون سے دوستانہ اختلاط رکھتے تھے ارتباط اُنکا قومی شعار تھا تالیف قلوب اُن کے مذہب کا تاکیدی قانون تھا - اُنکے انھین خصائل ملکیہ اور اخلاق آلہیہ نے تمام دنیاوی زمین مین اِنکے فضائل کو پہنچایا - مگر باوجود اس اختلاط کے قوم عرب مین یہ خاص کمال تھا کہ جسکے سبب سے تمام روے زمین پر ممتاز تھے وہ جہان جاتے تھے اپنی معاشرت اپنی سیر اپنے ساتھ لیجاتے تھے - پھر یہی مورخ لکھتا ہے کہ عرب کے مخترعات اور ایجادات سے ہمکو ثابت ہوگیا ہے کہ اہل عرب کی عقلین سب قومون کی عقلون سے تیز اور دقیقہ رس تھین - عرب کی قومین کمالات علمیہ اور فنون کسبیہ مین ہماری معلم اور اُستاد ہین -

یورپ مین شارلمین نامی ایک نامور فرمانروا تھا جسنے سیاست اور حکمرانی کی بنا ڈالی سلطنت گریک پر زوال آنے تک یہ بادشاہ باقی رہا اسی بادشاہ نے علم و کمال صنعت و حکمت اوّل اوّل اسلامی مقامات سے لیا اور اپنے قلمرو مین شائع کیا - پیرس مین اوسی نے مدرسہ بنوایا تھا جسمین علوم و فنون کی تعلیم ہوتی تھی - ہارون الرشید کا معاصر تھا - اِسی کے دربار مین

خلیفہ بغداد نے حیرت انگیز گھڑی[۵۱] تحفہ بھیجی تھی جسکی بیش بہا صنعت نے دربار کو حیرت مین ڈالدیا فرانس مین اوسی زمانہ سے گھڑی کا رواج شروع ہوا۔

قطب نما کا ایجادی طرہ اسی عرب کی دستار فضیلت کو زیب دیتا ہے۔ اگر ایک انگریزی مورخ کا قول تسلیم کرلیا جائے تو اُسوقت بھی یہ ماننا پڑے گا کہ انہین عربی تاجرون سے اہل یورپ نے پایا۔ کارکرن[۵۲] صاحب اپنی تاریخ مین لکھتے ہین کہ اہل عرب کی تجارت ممالک ختا مین آٹھوین صدی سے پندرہوین صدی تک قائم رہی وہین سے اہل عرب نے قطب نما حاصل کیا اور جہان گیے وہان اس ختائی ایجاد کو لیتے گیے بحر قلزم طے کرکے قسطنطینہ کے مغربی ممالک مین جہان اہل عرب کی تجارتی کوٹھیان قائم تھین جب وہان پہنچے تو یورپ کو بھی اس نعمت سے محروم نہین رکھا۔ پھر وہی انگریزی مورخ لکھتا ہے کہ اہل ختا کی ایجاد عرب سے یورپ کو ملی اب مین دیکھتا ہون کہ اہل فرنگ نے اس قدیم ختائی ایجاد کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے ایکہزار سال بیشتر ایجاد ہوئی تھی اپنی طرف منسوب کرلیا ہے۔ اور بکین ساحکیم اس آلہ کے ایجاد کا دعویدار پیدا ہوا۔ مجھکو معتبر اور قدیم ختائی تاریخون سے جہانتک ثبوت ملتا ہے اوس سے اسکی قدامت بڑہتی جاتی ہے نزولی حالت مین بھی اسکا ایجادی سال تاریخ مسیح علیہ السلام کی ولادت سے صدیون بیشتر ہے۔ غرض ختائیون سے یہ قطب نما عرب تاجرون کو پہنچا اور ان سے ہماری قوم نے لیا۔ پھر یہی مورخ لکھتا ہے کہ بارود بھی انہین ختائیون

---

۵۱ دیکھو المامون مصنفہ مولانا شبلی نعمانی عم فیضہ۔ ۵۲ یہ صاحب کلکتے مین وکیل یا سفیر تھے۔ سنہ ۱۸۴۸ء مین تاریخ چین لکھی۔ ۱۲

کی قدیم ایجادات سے ہے اور ظنِ غالب ہے کہ اسی قوم کا کوئی نسخہ اہلِ عرب کو مل گیا ہو اور وطن مین جاکر اسی قوم نے اپنی طرف منسوب کرلیا ہو۔

تحقیق طبابت علم طبابت[۵۱] کا موجد ایک مصری حکیم ہے پہلا مدرسہ طبابت کا اسکندریہ مین کھولا گیا جسمین ٹری ٹس اور رہر افلس اُستاد تھے اوسی زمانہ مین علم تشریح مدون اور مکمل ہوگیا تھا علم نباضی کی تکمیل بھی انھین حکماے مصر کی قوت فکریہ کا نتیجہ ہے جنھون نے حضرت عیسیٰ کی ولادت سے صدیون پیشتر علم جراحی اور نباضی اور دواسازی کو مرتب اور مکمل کیا۔ ہندوون کی کتب تاریخ سے اس فن شریف کی عمر تین لاکھ پچاسی ہزار سال معلوم ہوتی ہے جسکا موجد برہما تھا اور جسنے فن طبابت کے متعلق ایک لاکھ اشلوک ویدک شاستر مین تحریر کیے۔ بقول ڈاکٹر رائل صاحب علم کیمیا اور معدنی دواؤن کا استعمال کرنا ایجادات ہند سے ہے مگر اسلامی مورخ لکھتے ہین کہ ہندیون نے یونانیون کی طرح مصری حکیمون سے تعلیم پائی اور وہی مصری سرمایہ ہندی حکما کے افتخار کا ذریعہ ہوا۔ ایک نامی ڈاکٹر حیوانات کی تشریح حکیم فیثاغورث کیطرف منسوب کرتا ہے یونانیون سے رومیون نے فن طب حاصل کیا۔ اسقلیدس اور ڈی اسکاٹوس اس فن مین شہرت اور ناموری کے سارے زینے طے کرچکے تھے۔

ایک سو آٹھ ہجری مین عرب اس فن کی تحصیل اور تکمیل کیطرف آمادہ ہوگیے اور بقراط

---

۵۱ دیکھو معدن الحکمۃ مولفہ ڈاکٹر سید غلام حسین جو صاحب تصانیف کثیرہ ہین اور جنکا دماغ انگریزی معلومات سے منور ہے ۱۲

وجالینوس کی کتابون کو یونان سے جزیرہ نماے عرب مین کھینچ لائے جسکی تکمیل آل عباس نے کی۔

سن بارہ سو عیسوی مین اہل یورپ نے سونا چاندی بنانے کی امید پر اہل عرب سے علم کمسٹری حاصل کیا اور سن پندرہ سو تک اہل یورپ کا طبی علم کمسٹری تک محدود رہا۔

سن پندرہ سو عیسوی مین محمد بادشاہ نے قسطنطنیہ کو جب فتح کیا تو وہان کے فاضل اور حکیم اطراف عالم مین منتشر ہو گیے اور علمی ذخیرہ اپنے ساتھ لیتے گیے اور اوسی دولت سے یورپ کو جاکر مالا مال کیا۔ صاحب تاریخ سلطنت انگلشیہ کا قول ہے کہ ہنری اوّل کے عہد مین اہل یورپ نے ہسپانیہ جاکر مسلمانون سے طب اور ریاضی اور فلسفہ وغیرہ حاصل کیا اور وہان سے جاکر اپنی قوم پر اوس علمی دولت کو ایثار کیا۔

اسلامی تحقیق اور ایجاد — عمل ید مین اہل اسلام کا کمال ابو القاسم ابن زہراوی کی کتاب دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون نے اس کام کی تکمیل کہان تک کی ہے جسکو اہل یورپ نے اپنی قوت ایجادی کی طرف منسوب کر لیا ہے۔ ہارون نے مرض چیچک کی ایجاد مین نام حاصل کیا جسکی تحقیق ماہئیت مع علاج[۵] رازی عراقی نے کی۔ ابو الخیر بغدادی نے جو ایک نامور حکیم تھا اپنی قوت ایجادی کے سبب بقراط دوم کا خطاب حاصل کیا۔ معلم ثانی ابو نصر فارابی سا حکیم بو علی اور ابن رشد ایسا فلاسفر جن کو تمام یورپ نے مسلم الثبوت استاد مانا ہے۔ ان حکما کی اجتہادی قوت اور تصانیف غیر محدود نے اس فن کو لا بنا کر لیا۔ اطباے طبقہ اسلام جن سے

[۵] دیکھو ابو القاسم ابن زہراوی کی کتاب ۱۲

معالجہ کرانے کی تمنا اُنکے دشمن بھی رکھتے تھے چنانچہ قسطنطیہ کے بادشاہون مین کسیکو مرض استسقا نے جان بلب کردیا تہا دولت عباس نے اُسکی خواہش پر (قرطبہ) مین اُس کا علاج مسلمان طبیبون کے سپرد کردیا۔ حکیم ابوریحان نے حرکت ارض کے باب مین شیخ الرئیس سے جو مناظرہ کیا ہے اُسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوریحان حرکت ارض کا قائل تہا جسکو فلسفہ جدید حکماے یورپ کی تحقیق سمجھتا ہے۔ بنی خاکر کی کتاب آلات جر ثقیل کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اہل اسلام نے اِس فن کو بھی ادہورا نہین چھوڑا ہے۔ صدہا آلات متحرکہ ایجاد ہوے ہزارون براہین ہندسیہ عملی طور پر ثابت کیے گیے۔ امیہ بن عبدالعزیز نے ایک ڈوبے ہوے جہاز کو بحر اخضر سے بمعاونت انہین آلات غریبہ کے نکالا جسکی نظیر یہ ترقی یافتہ زمانہ عملی طور سے آجتک نہ دکہا سکا۔ ہارون الرشید نے دو بغدادی علما کو صحراے سنجار کے کسی خاص حصّہ کی پیمایش کا حکم دیا تاکہ زمین کی کرویت بالمشاہدہ ثابت ہوجاے چنانچہ قطب شمالی کے ارتفاع سے جو اوس خط کے ایک طرف جانے سے ظاہر ہوئی تہی زمین کی کرویت ثابت ہوگئی۔ علاوہ اسکے اہل عرب نے اقلیدس کی بسیط شرح لکھی اور بہت سی شکلین بڑہائین۔ بطلیموسی زیج کی اصلاح کی۔ منطقۃ البروج کے تعریج کا حساب لکھا جیسا اوقات اعتدال کے اختلاف کو لکہا تہا ویسا ہی سنین شمسیہ اور سنین زمنیہ کے اختلاف کو بھی تحریر کیا اور اُنکے درمیان مین چند دقیقون کا فرق پایا۔

اہل عرب نے تحریر کے لیے چند قسم کے آلات ایجاد کیے۔ فن ریاضی مین انکا کمال سلف سے بڑہا ہوا تہا جسکے شاہد وہ عجیب وغریب مکانات رصدیہ ہین جو سمرقند کے اردگرد بنے ہوے ہین

پانی کا مقطر کرنا خاص عرب کی ایجادات سے ہے منجملہ اون علوم کے جنمین اہل عرب کو غیر قومون پر فضیلت تہی ایک علم جغرافیہ ہے اور اس فن مین جن لوگون نے شہرت پائی اونمین ایک ابوالفدا دوسرا مسعودی ہے جنکی تاریخین اُنہین کے نام سے آجتک مشہور ہین - ابن ہشیم روشنی اور حرارت کی جسمیت تحقیق کر کے بدلائل عقلی ثابت کر چکا ہے جسکو ترقی یافتہ زمانہ تحقیق جدید خیال کرتا ہے - ثابت بن ناصر دمشقی جو آل حمیر سے عہد خلافت یزید ثانی مین ایک نامی فلاسفر تہا آلات جاذب برق اوّل اوسنے ایجاد کیے جنکے سبب سے بادلون مین سے قوت کہربائیہ بجلی کو جذب کرتی تہی اسیکے صلے مین خلیفہ شام نے ایک لاکہہ دینار ثابت کو مرحمت فرمایا جس ایجاد کو مہذب زمانہ فرنکلن مسیحی کیطرف منسوب کرتا ہے - لوہا ڈہالنے اور پگہلانے کی تدبیرین عبدالملک بن مروان کی عہد خلافت مین ایجاد ہوئین جسکو اہل یورپ انگلستان کی قوت ایجادی کیطرف منسوب کرتے ہین - انہین مسلمانون نے بارود اور بندوق بہی ایجاد کی جو ڈہلے ہوے لوہے کی ہوتی تہی - اسیطرح اکثر تحقیقات جدیدہ کا مولد و منشا اگر تلاش کیا جاے تو ہمارے ہی اسلام کی قوت ایجادی اُسکا مخرج ہوگی -

اسیطرح مسلمان شاعری کے موجد ہین نظم کی بحرین انہین کی قوت ایجادی کی مرہون ہین - فرانس اور اٹلی وغیرہ مین شاعری کا شوق مسلمانون ہی کی بدولت پیدا ہوا - ڈاکٹر جانسن کو اگرچہ انگریزی مین اوّل لغت لکہنے کی عزت حاصل ہے مگر مسلمان فرہنگ نگار بہت پہلے اوس سے ہو چکے ہین - ایک عربی لغت† کی کتاب ساٹھ جلدون مین ہے جسمین تحقیق لغت کے علاوہ

† دیکہو نواب محسن الملک بہادر کا لکچر جو محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس پنجم سے متعلق ہے ۱۲

ہر محاورے کے مقابل علما اور شعرا کے فقرے اور اشعار سند کے لیے لکھے گئے ہین اندلس کے کتب خانے مین ایک ناتمام لغت جسکو کاتب باب العین تک لکھنے پایا تھا سو جلد و نمین تھی۔

مردم شماری آمد و خرچ کی تفصیل سفر کے حالات اوّل مسلمانون ہی نے کتابون مین درج کیا ہے۔ فرانس و جرمن اور انگلستان کے لوگون کو مسلمانون ہی کے سبب سے سواری کا شوق ہوا اور گھوڑون پر سوار ہونے لگے ورنہ اہل یورپ شاذو نادر گھوڑون پر سوار ہوتے تھے۔ عورتین مردون سے زیادہ علم کی شائق تھین قرطبہ اور مصر مین اکثر لیڈی ڈاکٹر بھی مسلمانون کی عورتین تھین۔ ہامر جرمنی جسنے مسلمانون کے ذکر مین سات جلدون مین ایک تاریخ لکھی ہے اہل اسپین کی نسبت لکھتا ہے کہ اسپین مین جو ترقی علوم و فنون مین مسلمانون نے کی تھی اوسکی تعریف محال ہے۔ مسلمانون کا دماغ اونکا علمی ذوق نہایت نازک اور پاکیزہ تھا اون مین تہذیب کا وہ جوشش تھا جو نہایت مہذب اور تربیت یافتہ قوم مین پیدا ہو سکتا ہے علم موسیقی اور شاعری اور دیگر اعلیٰ درجہ کے علوم سے یہ عالی دماغ اور روشنضمیر مسلمان قدرتی مناسبت رکھتے تھے۔ ہندسہ ہیئت فلسفہ علم نباتات منطق انکا خانہ زاد تھا۔ ایجادی قوت انکی پرستار تھی حرفت اور صنعت گویا انکا آبائی پیشہ تھا۔ یہی مورخ لکھتا ہے کہ صنعت و حرفت علم و ہنر تہذیب و شائستگی بلکہ ہر قسم کے سویلزیشن مین قرطبہ دنیا کا سب سے زیادہ چمکدار ستارہ تھا۔

مسلمان اگرچہ فلسفہ و طب مین بقول مولانا شبلی نعمانی یونان و روم کے منت کش ہین۔ مگر جو کچھہ انہون نے اُن سے لیا اُنکی تحقیقات اور معلومات کے مقابل وہی نسبت ہے جو دانے کو

خرمن سے اور ریزہ ہاے جواہر کو معدن سے - امام غزالی - فخر الدین رازی محقق طوسی سہل بن ہارون - ابن رشد - ابو نصر فارابی - ابوالروس - یہ وہ لوگ ہین جنکا علمی خزانہ مشاہیر حکماے یونان کے معلومات کا ہمپایہ تھا بلکہ بعض حکماے اسلامیین کے فضل وکمال کا علمی پلّہ بہ نسبت یونانیین کے گران تھا - ہیئت کو علماے اسلام نے جو ترقی اور شہرت دی اُس سے خود دایایان یورپ کو اقرار ہے - طبیعات[۱] مین ارسطو کی غلطیان بدلائل ثابت کی گئین - منطق کو نئے طرز سے ترتیب دیا - نور کی رفتار دریافت کی - علم مناظر مین انعکاس کا قاعدہ معلوم کیا - جبر و مقابلہ جو چند جزے مسٔلون کا نام تہا اوسکو علمی مجلس مین کرسی نشین کیا - دوا سازی - عرق کھینچنے کے آلے مَوالید ثلاثہ کی تحلیل - تیزابون کے باہمی فرق اور مشابہت کا امتحان انہین مسلمانون کی ایجادات سے ہین - کیمسٹری انہین کی قوت ایجادی کی احسانمند ہے علم نباتات مین اپنے تجربون سے دو ہزار پودے اور اضافہ کیے جسکا بڑا حصہ ابن بیطار کی سیاحت کا ماحصل تھا - غرض آج یونانی و عربی تصنیفات کا کوئی شخص اگر موازنہ کرے تو زمین و آسمان کا فرق پائے گا -

ڈراپر صاحب لکھتے ہین کہ آجکل کے یورپ کے عالم اور حکیم اور ہیئت دان چاہتے ہین کہ اپنی بزرگی قائم کرین اور اصلی عالمون کو اندھیری مین چھوڑ دین لیکن اونکی کوشش انصاف کی نظر مین بالکل حقیر معلوم ہوتی ہے - عربون نے اپنا نام آسمان کے ستارون پر لکھ رکھا ہے -

---

[۱] دیکھو مسلمانون کی گزشتہ تعلیم مولفہ مولانا شبلی نعمانی عم فیضہ ۱۲ -

پھر بھی مورخ لکھتا ہے کہ الجبرا کے اصول سے جو ہمکو واقفیت ہوئی وہ فاتح قوم یعنی عربون کی بدولت ہوئی یہ علم اوّل اٹلی مین تیرہوین صدی کے آغاز مین مسلمانون نے پہنچایا۔ فرانس اور جرمن اور انگلنڈ کے طالب علم۔ علم کے اوس صاف اور پاکیزہ چشمے سے سیراب ہونے کے لیے آتے تھے جو مسلمانون کے چشمے مین بہتے تھے ایک یورپین مورخ لکھتا ہے کہ مسلمانون نے سوت اور روئی سے کاغذ بنانے کا طریقہ ایجاد کیا جس سے یورپ کو غیر محدود فائدہ پہنچا۔ مسلمانون نے بہت سی تجارتی ایجادین نکالی تھین جو دوسرے علمون کے ساتھ یورپ مین داخل ہوئین۔

غرض کیا علم کیا فن سب کے موجد عرب ہین اور انہین عربون کی فیاضانہ ایثار نے علمی اور عملی

لہ یہ مضمون نواب محسن الملک بہادر کے لکچر سے لیا گیا ہے جو محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس پنجم مقام الہ آباد مین دیا گیا ہے۔ ۱۲ سن ایکہزار عیسوی کے آخر مین پوپ جربیر فرانسیسی جو انجام کار پوپ اعظم کی شاہی کرسی پر بیٹھا اور سلفسٹر ثانی کے نام سے بلند آوازہ ہوا۔ اسپین کے مسلمانون سے علم جبر و مقابلہ فلکیات فلسفہ ہیئت متعلق علم نباتات کسٹری وغیرہ کی تحصیل کی اور پھر اوسنے یورپ کے لیے ایک عمدہ کارخانہ خاص اہل عرب کی صنعت کا جاری کیا اور ایک بہت بڑا ذخیرہ نادر نادر اسلامی کتابون کا فراہم کیا جسکا ترجمہ لاٹن اور فرانسیسی زبان مین کیا گیا۔ ۱۲ دیکھو تاریخ مقریزی اور ابو الفرج ۱۲ عرشی۔ حکم دوم بن عبد الرحمن سوم کے کتب خانے کی فہرست جو ہنوز ناتمام تھی چوالیس جلدون مین تھی دیکھو تاریخ مسامرہ ۱۲ عرشی تاجپوری ۱۲

دولت سے یورپ کو مالامال کر دیا - اسلامی سلطنت کا مٹنا درحقیقت اسلامی کمالات کا مٹنا تھا جو
حقیقت مین حوصلہ فرسا حادثہ ہے - اُنکے کمالات اُنکی خوبیان اُنکا علم و فضل اُنکی قوت ایجادی
کے آثار اُنکی جادو کار طبیعتون کے علامات اُنکی غیر محدود فیاضیان ایسی تھین کہ آجتک
انگریزی تاریخون کا لفظ بہ لفظ بلکہ حرف حرف گرانبار احسان ہے - مگر ہماری کوتہ نظری اور کم مائگی
نے اُن نامور باکمالون کے کمالون کو گمنامی اور بے نشانی کے ساتھ صفحہ ہستی سے مٹا دیا جسکا
مٹنا درحقیقت اسلامی عظمت و شان کا مٹنا تھا - مین نے جو کچھ لکھا ہے دریا سے ایک قطرہ یا یون
کہئے کہ خرمن سے ایک دانہ اُٹھا لیا ہے - اسلامی ایجادات کا سلسلہ وار بیان کرنا کہ کب
اور کس سن مین کس نے کیا چیز ایجاد کی اُسکی سرگزشت کیا ہے - اُنکے معاصر کون کون تھے
کب پیدا ہوے - اور کس مدرسہ مین تحصیل کی اور کس سن مین وفات پائی - اُن تعلیم یافتہ نوجوانون
کا کام ہے جنکا روشن دماغ انگریزی خیالات سے منور جنکا خزینہ خیال مشرقی اور مغربی علوم
سے لبریز اور انگریزی اور تازی زبان کی جامعیت سے مجمع البحرین ہے - نہ میری معلومات
کا خزانہ اس عمارت کے لیے کافی ہے - نہ اتنا سرمایہ علمی کہ اُس سے کامل مدد مل سکے -
نہ اتنی وسعت نظر کہ علمی قوت کی دستگیری سے ایک ایسی خیالی تصویر کھینچکر (جو اُس خارجی صورت
کے خط و خال سے بالکل مشابہ ہو جو مسلمانون کی قوت ایجادی سے متعلق ہے) پبلک مین
پیش کرون جسکی دلفریب ادا قبولیت عام کے ساتھ ہر دل مین جگہ پیدا کر سکے - نہ انگریزی زبان
سے واقف کہ اُنکی تاریخون سے کچھ کام لے سکون اور ان خزف ریزون کو اُنکے نورانی
کمالات کی آب و تاب سے گوہر شب تاب بنا سکون - جو لوگ اس کام کے قابل ہین وہ تصنیفات

سے کچھہ ایسے ہاتھ کھینچ بیٹھے ہین کہ کوئی تحریک اُنکی دماغی قوت کو ہیجان مین نہین لاسکتی نہین اس کام کے قابل تھا نہ اُسکو پورا کرسکا۔ میری بے بضاعتی اور کم مایگی ناظرین کی خدمت مین میری شفاعت کیلیے کافی ہے۔

تجارت

تجارت مین اہل عرب نے ابتداے اسلام سے ترقی کی جس عمارت کی ابتدائی بنیاد مین خود ہمارے رہبر صادق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی اینٹ رکھی اور حضرت خدیجۃ الکبری کا مال تجارتی ملک شام مین لے گیے جہان بحیرا راہب نے آپ کی رسالت اور خاتمیت دونون کی تصدیق کی۔ قریش کی تجارت ہمیشہ ارمن اور قبطیون کی دولت سے ٹکر کھاتی رہتی تھی۔

اہل عرب اور چین کی تجارت خلیفہ منصور نے دوسری صدی مین ایک سفارت شہنشاہ ست سنگ کے پاس روانہ کی اس سفارت نے ممالک چین کے اکثر جزیرون مین اسلامی تاجرون کی عظیم الشان کوٹھیان دیکھین۔ اوّل اوّل عرب تجار نے جزائر چین مین کوٹھیان قائم کین۔ جاوا کی سلطنت مین تجارت اور اسلام دونون کو چمکایا۔ ٹرناٹی۔ ماہیرا۔ آمبون۔ فلپائن۔ برنیو۔ ان تمام جزائر مین اسلامی تجار مور و ملخ کیطرح پھیلے ہوے تھے۔ اِس بات کا علم کہ اہل عرب کس زمانہ سے مشرقی ممالک مین تجارت کر رہے تھے کسی مورخ نے نہین لکھا۔ مختلف تاریخون کے دیکھنے سے اتنا پتہ ملتا ہے کہ حضرت عیسی[۵۱] علیہ السّلام کی پیدایش سے تقریباً

[۵۱] دیکھو مضمون چین مصنفہ ٹی ڈبلیو آرنلڈ صاحب پرفیسر مدرسۃ العلوم علیگڈہ۔ اور تاریخ ابن بطوطہ ۱۲ عرشی تاجپوری"

ایک صدی پیشتر جزیرہ سیلون کی تجارت بالکل عربون کے ہاتھ مین تھی۔ ساتوین صدی کے آغاز مین جب تجارت بذریعہ سیلون چین سے شروع ہوگئی اور روز بروز ترقی بر پایہ بپایہ چڑھتی گئی تو آٹھوین صدی کے وسط مین عرب تاجر مقام کینٹین مین کثرت سے نظر آنے لگے۔ دسوین صدی سے پندرہوین صدی تک جب تک بحر الجزائر مین پرتگیز کا دخل ہنوا مشرقی ممالک کی تمام تجارت عربون کے ہاتھ مین رہی ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ عرب تجار نے جزائر میلے کے اکثر جزیرون پر اپنی تجارت گاہین قائم کین جیسا کہ شام۔ مصر۔ اندلس۔ افریقہ۔ فارس ترکستان۔ وغیرہ مین کیا تھا۔

ابن بطوطہ۔ جزائر میلے مین جسوقت پہنچا تو وہان کی اسلامی تجارت اور اسلامی ترقی دیکھکر بے اختیار زمین پر گر پڑا۔ غرض قبیلے کے قبیلے ریگستان عرب سے نکلکر مثل سیلاب ممالک شرقیہ مین پھیل گیے اسیطرح جزائر فلپائن مین تجارت اور اسلام دونون ہمراہ لائے اور ممالک مشرقی مین ان عربی تاجرون نے دونون تجارت کو فروغ دیا۔ پولیٹکل اور سوشل دونون اعتبار سے تجارت اور اسلام دونون کی مستحکم بنا ڈالی۔ اسیطرح سولھوین صدی مین اسپین کے اسلامی تجار ممالک شرقیہ مین گھس آئے۔ بادشاہ آچین انھین تاجرونکی حسن کوشش اور تالیف قلوب سے مسلمان ہوا۔ یہان کا ریشمی کارخانہ جو انھین اسلامی تاجرون کی ہمت اور کوشش کا نتیجہ تھا سولھوین صدی تک ترقی کرتا گیا۔ چنگیز خان کی تھری دولت مین (گروہ تنگانی) کے ہمقوم وطن کو خیرباد کہکر صوبہ شانسی اور کانسوہ مین بلباس تاجری آکر آباد ہوگیے چونکہ تجارت کے ساتھ قدرتی دلچسپی رکھتے تھے قدم بقدم بڑھتے گیے۔ معاملات تجارت مین اونکی راستبازی

اور دیانت کی شہرت وبا کی طرح تمام وسط ایشیا مین پھیل گئی - مغلون کی فتوحات سے شام وفارس
کے مسلمان بھی بغرض تجارت مشرقی اضلاع مین ٹوٹ پڑے - شام اور بحیرہ لیوانٹ کی بندرگاہون
مین مشرقی پیداوار فقط تاجران عرب کے توسل سے پہنچتی تھی - اوّل صدی مین دار الخلافت
بغداد سے چار ہزار عرب شاہ تھانگ کی کمک پر ایک بغاوت فرو کرنے کو ممالک چین مین پہنچے
جب لڑائی ختم ہو چکی اور زبان شمشیر کے جوہر دکھا چکے تو عربی اور عجمی تاجرونکی پشت گرمی سے
خاص خاص مقامات کو لوٹ لیا اور بضرورت وہین جابرانہ بود و باش اختیار کی تاکہ تجارتی لباس
مین اسلام کی خدمت کرین - اسیطرح جزیرہ سماٹرا اور سمدرا اور آڑو مین اسلامی تجارت ترقی کے
سارے زینے طے کر چکی تھی - چودہوین صدی کے آغاز مین انہین عربی تاجرون نے مارا سیلو کو
مسلمان کیا جو سمدرا کا بادشاہ تھا اور جسکا بعد اسلام ملک الصالح خطاب ہوا - اسیطرح خان سٹیوک
کا اسلام لانا انہین تاجرون کے اسلامی جوش کا نتیجہ تھا - خان سٹیوک نے اسلام لانے کے
بعد صوبہ کانسوہ کو جبراً مسلمان کیا - اُسکے جانشینون نے بھی وہی رفتار اختیار کی - مسٹر آرنلڈ صاحب
لکھتے ہین کہ میری رائے مین مسلمانونکی ایسی کثرت اور جوش اسلامی سے یورپ کی تہذیب کو
نہایت ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے اسلام ایک نہ ایک دن ضرور چین کا قومی مذہب ہو جائے گا
جب ہم دیکھتے ہین کہ وہان کے اصلی باشندون مین اسلام برابر ترقی کر رہا ہے اور اپنے اغراض
پورا کرنے کے لیے موقع کا منتظر ہے مین یقینی کہہ سکتا ہون کہ ایکدن اسلام اپنے مقاصد حاصل کریگا
پھر لکھتا ہے کہ اگر اسلام نے چین پر ملکی حکومت حاصل کر کے عوام مین اسلام پھیلانے کی کوشش
کی تو کیا اُسکا کوئی مزاحم ہو سکے گا (ہمارے خیال مین ہرگز نہین) پھر لکھتا ہے کہ سوائے

تاج شاہی جتنے جلیل القدر عہدے چین مین ہین مسلمان مثل رعایاے چین اونپر ممتاز ہوتے ہین مثلاً وزارت - گورنری - سپہ سالاری - حکومت فوجداری وغیرہ - پھر اوسیکا قول ہے کہ چین مین مسلمانون کے نام بحیثیت حکام اعلی فوجی یا انتظام ملکی ہی نہین دریافت ہوتے بلکہ تجارت صنعت علوم ریاضیہ اور ہئیت وغیرہ مین بھی مسلمان نامور ہین -

غرض ملک چین مین عربی تُجَّار - تجارت کے ساتھ اسلام کو بھی ہمراہ لائے - جن کی سودبخش کوششون کا یہ نتیجہ ہوا کہ ممالک چین کے مسلمانون کی تعداد جن کو فقط تاجرون نے تالیف قلوب اور حسن کوشش سے مسلمان کیا ہے روم اور مصر کے مسلمانون سے آج کہین زیادہ ہے جہان اسلام نے بزور تیغ وبقوت حکومت اشاعت پائی تھی - وانّ هذا لشي عجيب -

اسیطرح عربون کی تجارت بحیرہ قلزم - خلیج فارس ممالک ترکستان مرو بخارا اطالیہ تسلی آفریقہ ہندوستان وغیرہ مین ناموری اور شہرت کے آسمان پر ستارہ بن کر چمکی - ہزارہا صناعتی کارخانے اور تجارتی کوٹھیان قائم کین - انکی راستبازی اور دیانت نے تمام یورپ کو خریدار بنادیا فتوحات کے ساتھ تجارت بھی ترقی کے زینے طے کرتی گئی - صناعت نے اپنی بیش بہا ایجادات سے بقاے دوام کی عزت حاصل کی -

غرض انہین عربون نے فن زراعت مین ترقی نمایان کی - قانون زراعت کے موجد ہوے - جانورون کی نسل بڑہائی - گھوڑون اور چوپایون کے افزائشی ذرائع مہیا کیے - چاول اور نیشکر اور روی کا طرز استعمال انہین سے غیر قومون کو پہنچا - ہزارہا شہر لاکھون قریے آباد کیے

صدہا نہرین جاری کین - باغ کے میوے اُنکا استعمال اُنکی ترقی کے اسباب اسی قوم سے غیر قومونکو پہنچا - ریشم کی پیدائش اور اوس سے عمدہ کپڑا بنانے کی ترکیب انہین نے بتائی - نور کی رفتار زمین کی حرکت انہین مسلمانون نے دریافت کی جسکا ایجادی فخر آجکل انگریزون کو حاصل ہے - الجبرا - علم ہیئت - جغرافیہ - انہین عربون کی قوت ایجادی کے ممنون ہین - کیمسٹری - علم نباتات - انہین مسلمانون سے مسیحیون نے حاصل کیا - لغت کی تدوین انہین سے سیکھی - علم جر ثقیل انہین کا مرہون منت ہے - بطلیموسی زیچ کی اصلاح انہین مسلمانون نے کی - منطقۃ البروج کے تعریج کا حساب انہین نے لکھا - تحریر کے لیے مختلف قسم کے آلات اسی قوم نے ایجاد کیے - فن ریاضی کے یہی مربی ہین تقطیر الماء انہین کی ایجادات سے ہے - روشنی اور حرارت کی جسمیت انہین نے ثابت کی جسکو فرقہ مسیحی نے آنکھہ بند کر کے اپنے قوم کی طرف منسوب کر لیا ہے - آلات جاذب برق انہین کی ایجادات سے ہے - اسلحہ بنانے اور لوہا ڈہالنے اور پگہلانے کی تدبیرین انہین کی قوت آخذہ کی ممنون ہین - بارود اور بندوق اسی قوم سے یورپ نے لی - قطب نما انہین سے یورپ مین پہنچا - شاعری کے موجد یہی عرب ہین - طبابت کی سرپرستی انہین نے کی - مرض چیچک کی ایجاد اور اُسکی تحقیق ماہیت انہین کی قوت علمی کا نتیجہ ہے - ثوابت و سیارات کی تحقیقات اوّل اسی قوم نے کی - فن تعمیر انہین سے یورپ نے حاصل کیا - حریر بافی کے یہی استاد ہین - فن نقاشی اور رنگ سازی کی تعلیم یورپ نے انہین سے پائی - موسیقی کی بنا یزید ثانی کے وقت پڑی - شاہزادہ خالد نے علم کیمیا مین شہرت حاصل کی - عنبر کی شمعین[۵] - جواہر کی مرصع جوتیان چاندی اور صندل کے

[۵] دیکھو المامون مولفہ مولانا شبلی نعمانی عم فیضہ ۱۲

بجتے ایک عربی نسل عورت کے جوہر طبیعت کا ایجاد ہے جو ہارون الرشید کی عزیز اور مشہور خاتون تھی جس کا نام نہر زبیدہ سے قیامت تک صفحۂ روزگار پر یادگار رہے گا۔

تمام یورپ کی قومین رزمی باجے کے لحاظ سے ترکون کی قوت ایجاد کی ممنون رہینگی۔

سقون کی پلٹن فوج کے ہمراہ رہنے کے لیے پہلے ترکان روم نے قائم کی۔

محکمہ کمسریٹ سپاہیونکی رسد رسانی زخمیونکی خبر گیری انہین ترکون کی ایجادات سے ہے

کاغذ بنانے کا طریقہ انہین عربون نے ایجاد کیا جس سے یورپ کو غیر محدود فائدہ پہنچ رہا ہے

گھڑی انہین عربون کی ایجادات سے ہے۔

غرض کیا علم و فن کیا حرفت و صناعت کیا تہذیب و شائستگی کیا طرز تمدن و آئین سیاست سب کے موجد عرب ہین۔ اور انہین عربون نے غیر قومون کو تعلیم دیکر وحشی کو مہذب۔ نادان کو دانا بے ہنر کو باہنر بنا دیا۔ بلکہ یون کہیے کہ سوتے ہوؤن کو جگا دیا اور بیٹھے ہوؤن کو کھڑا کر دیا۔

علم و تہذیب کی شعاعین ہمارے ہی پاک سینون اور مقدس خیالون سے اہل یورپ کے دماغون مین پہنچین۔ ہماری ہی صحبت نے اُنکو شائستہ۔ ہماری ہی معاشرت نے اُنکو مہذب۔ ہماری ہی تعلیم نے اُنکو دانا اور ہماری ہی رہبری نے اُنکو باخبر بنا دیا۔ اور ہمارا ہی علم اُنکے بام ترقی پر پہنچنے کا زینہ اور اونکی درستی اخلاق کا معاون ہوا۔ جسنے یورپ کو قعر جہالت سے نکالا وہ ہمارے ہی اسلاف تھے۔ جنکی معاشرت نے وحشی قوم کو مہذب بنایا وہ ہمارے ہی آبائے کرام تھے۔

زیادہ تر بیت المقدس کی لڑائیان [۵ع] اُنکی ترقی کا باعث ہوئین۔ جسکا بانی متعصب پطرس تھا

۵ع ہماری قدیم تاریخین فتوحات اور خانہ جنگیون سے لبریز پائیگا۔ کہین کہین علمی جلسون مین آپ کو

یہ لڑائیان آخر گیارہوین صدی سے تیرہوین صدی کے آغاز تک قائم رہین جنکے نتائج صلیبیون کے حق مین سودبخش نہوے مگر اسقدر ضرور حاصل ہوا کہ مشرقی قومون سے مل جل کر اپنے نقائص کی اصلاح کی باہمی اختلاط سے اُنکا تعصب گھٹتا گیا اور ارتباط بڑہتا گیا - غرض مسلمانون کی صحبت سے اُنکے خیالات اُنکے عادات اُنکے علوم وفنون اُنکی ایجادات و اختراعات یہ سب کچہ اُنہین سے لیا اور اپنی قوم پر ایثار کیا -

پس اہل یورپ کے آغاز تمدن کا زمانہ گویا تیرہوین صدی ہے اسکے بعد انہون نے اپنی علمی اور عملی ترقی مین کوشش کی - دو قوتون نے اُنکی علمی اور عملی ترقی مین وہ کام کیا جو بارود مین آگ کرتی ہے - چھاپہ کی ایجاد سے جو تہذیب اور جو خیالات کہ برسونمین پہیل سکتے تھے دنون مین پہیل گیے -

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۷) بڑے بڑے ادیب فلاسفر حکیم مہندس ریاضی دان شاعر وغیرہ بھی دکہائی دینگے جنمین بعض بعض قلم و علم و فضل کے ثانی اسکندر اور ثالث بقراط و ارسطو ہو سکتے - مگر تجارتی یا صناعتی جلسے خال خال کسی مبسوط تاریخ مین نظر آئینگے - اسکا سبب اُنکی والا نظری اور بلند خیالی تہی یا اوسوقت کا مذاق ایسی چیزون کو دانستہ قلم انداز کرجاتا تھا - اُنہین کیا معلوم تہا کہ آئندہ نسلین بہارستان عالم مین کس مذاق کے ساتہہ جلوہ گر ہونگی - جن چیزون کو ہماری قلم نے آج نظر انداز کیا ہے وہی واقعات آئندہ آب زر سے لکھے جائینگے - مین نے مختلف تاریخون رسالون لکچرون سے جو متفرق جستہ جستہ مذکور تھے بہزار مشکل اس مضمون کو فراہم کیا ہے مسیحی تاریخون کیطرح نہ اُن باکمالون کی سیرت و عادات کا حال کھلتا ہے نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بزرگ کب اور کہان اور کس سن مین پیدا ہوے -

دخانی مرکب نے تجارتی ترقی کے سامان ایسے فراہم کر دیے جس سے ہر شخص اگر ہمت کرے تو مہینون کی راہ دنون مین طے کر سکتا ہے نہ اُسکو رہزنون کا گروہ روک سکتا نہ پہاڑ اور ٹیلے سد راہ ہو سکتے نہ راہداری کے پروانونکی ضرورت پڑ سکتی۔

تنزل کے سامان

اب ہمکو تنزل کے اسباب دیکھنا چاہیئے کہ چلتے چلتے یہ گاڑی رُک کیون گئی اور بہر رفتہ رفتہ اُسکے کیل پُرزے سست اور ڈھیلے کیون ہو گیے۔ اور اُن کیل اور پُرزون کی درستی کے آلات کیون مہیا نہو سکے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ گاڑی نکمی ہو گئی۔ لکڑی کو دیمک لگ گئی۔ کیل پُرزون کو زنگ کھا گیا۔

خلفاے راشدین کے بعد اسلامی سلطنت کے کئی ٹکڑے ہو گیے۔ ہر ٹکڑا ایک ایک

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۸) اگرچہ اِس مضمون مین مسلمانون ہی کی تجارتی یا صناعتی ترقیان لکھنی مقصود ہین مگر ایسے موقع پر جہان ہمنے مسیحی ترقی کا زمانہ تبلایا ہے اگر اُنکی ایجادات کا ذکر بطور حاشیہ کر دیا جاے تو خالی فائدہ سے نہوگا۔ کوئی مسیحی تاریخ اُٹھا لیجیے تعصب خودستائی قوم فروشی سے لبریز پائے گا۔ اور مسلمانون کے فضل و کمال چھپانے مین اس قوم کو تعصبانہ خیال کے ساتھ سرگرم دیکھیے گا۔ بعض ایسے مورخ بھی نظر آئینگے جو اظہار حق مین بیباک اور راست بازی مین رہرو چالاک ہونگے۔ اُنکی تاریخ اقسام جواہر سے لبریز اور رنگا رنگ مضامین حقہ سے مالامال ہوگی۔ نیک اندر بد و بد اندر نیک۔ اسی جماعت مین بعض ایسے منصف مزاج بھی ہین جنہون نے مسلمانون کے کمال و ہنر کی حیرت انگیز تصویر کھینچی ہے۔ اب مین مسیحی ایجادات کا ذکر کرتا ہون کہ کس نے کیا چیز کس سن مین ایجاد کی اور کس سرزمین سے

غاصب فرمانروا کے ہاتھ آگیا - مختلف سلطنتون کے قائم ہوجانے سے اصلی قوت گھٹتی گئی اور اعضاے سلطنت ضعیف ہوتے گیے - تیسری صدی سے ترقی کا قدم رُک گیا اور تنزل کے سامان پیدا ہو چلے - طوائف الملوکی نے مجتمعہ قوت کی تقسیم کردی - کبھی آل سلجوق کا رایت اقبال جنبش مین آیا کبھی آل سامان نے لواے جہانگیری کو حرکت دی - کبھی آل بویہ کا پرچم دولت آفتاب عالمتاب بن کر نکلا - کبھی نوریہ خاندان کا ستارہ چمکا کبھی ترکان روم کا ہلال بدر بن کر ساطع ہوا کبھی قوم تاتار کی تیغ تیز وسنان خونریز نے جوہر دکھائے غرض ایک قوت مختلف دولتون مین تقسیم ہوگئی - کچھہ تو باہمی خانہ جنگیان اور آپس کی نفسانی مخالفت نے اسلامی حکومت کو ضعیف کیا - کچھہ اختلافی مسائل نے ایک ملت مستقیمہ کو مختلف شاخون مین تقسیم کردیا - ایک طرف معتزلی اُٹھہ کھڑے ہوے اور خلق قرآن کے مدعی ہوے - ایک طرف

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۹) نشو ونما پائی -

چھاپہ کا موجد جان کو اسٹر ہی جس سے ۱۴۴۰ء کے آغاز مین اس فن کی بنا ڈالی اور ایک نئی قسم کی روشنائی ایجاد کی - بعض معتبر مورخ چھاپے کا موجد اوّل اہل چین کو لکھتے ہین اور بعض محقق اہل مصر کو ایک انگریزی مورخ لکھتا ہے کہ جان کو اسٹر نے ایک درخت کی چھال پر کچھہ لکھا اور اتفاقیہ جو اوس پر کاغذ رکھا تو وہی حروف مکتوبہ کاغذ پر معکوس اُتر آئے یہ دیکھکر اُسنے اوّل بڑے بڑے پھر چھوٹے چھوٹے لکڑیون پر کھود کر حروف بنائے اُن سے چھاپنا شروع کیا - پہلی دفعہ ایک رسالہ سات برس مین چھپا - اوّل جو کتاب دنیا مین چھپی وہ پریکٹس آف بیٹری تھی - اوّل جرمن مین مطبع قائم ہوا - پھر شہر وینس اور روم وغیرہ مین پہنچا - آدہی دنیا کی سیر کرتا ہوا انگلینڈ بھی جا کودا - پہلی کتاب انگلنڈ مین جو طبع ہوئی وہ شطرنج کا

جبریہ اور قدریہ نے جبر و قدر کا مسئلہ پیش کر دیا۔ ادہر سُنی اور شیعون کے دو گروہ ہو گیے
پہر ہر گروہ سے مختلف شاخین نکلکر اقصاب عالم مین پہیل گئین جنکے سایہ مین ایک ایک
دولت نے آکر پناہ لی۔

اسیطرح اغراض اور خواہشون نے مختلف لباسون اور مختلف قالبون مین حلول کیا
سیاست سے شریعت نکال لیگئی اراکین دولت کا احتیاط کے ساتھہ منتخب کرنا موقوف ہو گیا
بزم مشاورت درہم ہو گئی۔ اتفاق نفاق کے قالب مین جلوہ گر ہوا۔ مختلف ملت مختلف مذہب
مختلف خیال مختلف اغراض کے لوگ سلطنت کے اجزا اور دولت کے قوی ہو گیے۔
انہین مختلف اسباب نے اول اول تنزل کی بنا ڈالی جسکا نتیجہ رفتہ رفتہ یہ ہوا کہ سلطنت ہاتہہ سے
کہو بیٹھے علم و فن کی ترقی اور تربیت دولت و حکومت پر موقوف ہے سلطنت کے ساتھہ علم و ہنر

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۰) ایک رسالہ تھا۔ بعض مورخین کا قول ہے کہ اٹمبرک نے مقام المانیا مین چھاپہ کا
فن ایجاد کیا۔ پندرہ سو اٹھاون مین اخبار چھاپنے کی تدبیر کی گئی۔ اور اٹھارہوین صدی مین یہ صنعت شرقی
ہندوستان مین پہنچی اور آہستہ آہستہ ہر شہر بلکہ ہر قصبہ مین اب پہیل گئی۔ فرانسیسی مورخ پندرہوین صدی کو
کمالات اور ایجادات کا مصدر لکہتا ہے اسی نامور سن مین دو نامی شاعر اریوسٹو اور تاسو قلمرو اٹلی مین
نامور ہوے۔ اسیطرح مکیافلی امبرس کربادٹو کالڈرون۔ ایسے اہل کمال نے علم و تہذیب کی بنا اٹلی مین
ڈالی۔ انگلستان مین شکسپیر سا شاعر اسی نامور سن مین پیدا ہوا۔
۱۴۷۳ء مین بمقام بولونیا کوپرنیکس نامی پیدا ہوا جسنے آفتاب کا مرکز عالم ہونا اپنی قوت ایجادی کیطرف
منسوب کیا حالانکہ فیثاغورث کے شاگردون مین۔ فیلولاؤس ہلائل علمی آفتاب کا مرکز عالم ہونا ثابت کر چکا ہے

کو بھی رو بیٹھے - اقبال کے شاہی محلسرا مین ادبار کی دیمک لگ چکی تھی ایک دن چہت بھی گر پڑی - دولت اور حکومت کے ساتھ عزت شرافت صنعت تجارت علم و ہنر سب پر جھاڑو پھر گئی

نظم

واو واو از گردش گردون گردان داد داد
جاے آن دارد کزین موج حوادث ہمچو سیل
داستان عبرت ما گر بگردون بگزرد +
جزر و مدّ دین حق گر بنگری گوی بخویش
عظمت بغداد خوانم یا شکوہ اندلس
دَور مامون را سرایم یا زمان معتصم

یا ترقی آنچنان و یا تنزل این چنین
سر کشد گردون گردان در گریبان زمین
ابر را زیبد کہ بردار و زمژگان آستین
کز چنان اوجی فلک اُفتاد بالای زمین
داستان ہند گویم یا عراق و روم و چین
عہد سنجر را بگویم یا ز دوران تگین +

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۱) بہر تقدیر اب تمام اہل یورپ نے آنکہ بند کر کے اسی مسیحی حکیم کو موجد قرار دیا ہے مسیوس جو ہالنڈ مین پیدا ہوا اُسنے ایک بلوری آلہ کے ذریعہ سے دکہادیا کہ آفتاب مرکز عالم ہے اور اسی آلہ کے ذریعہ سے بعض ایسے ستارے بھی معلوم ہوے جن کو آجکل کوئی نجانتا تھا - بقول مسیحی مورخ ٹوریشلی نے سب سے پہلے ہوا کا وزن دریافت کیا مگر یونانی حکما اس کام کو پہلے کر چکے ہین [دیکھو ابو القاسم ابن نہراوی کی کتاب] اٹھارہوین صدی مین آرکرایٹ نے روئی دہنے کا آلہ ایجاد کیا جس آلہ کو پانچوین صدی مین اہل ہند ایجاد کر چکے تھے - اسی قرن مین مہندس براڈلی نے انگلستان پہنچنے کی بہت سی راہین نکالین غیر آباد مقامات پر خلیجین بنائی گئین جس سے صنعت اور دستکاری کو ترقی ہوئی - اسی مہندس کے ایجادی آلات نے کتان اور روئی کو بیش قیمت کپڑون مین دکہایا - معدنیات کے سہل نکالنے کا ذریعہ وہی آلات ہوے

علم و صنعت مال من بود است و حرفت کار من — خانہ زاد خانۂ من بود دولت پیش ازین

فتح و نصرت ہمرکاب و ملک و عزت ہمعنان — جاہ و ثروت ہمقران و دین و دولت ہمقرین

صیت فضل مرو و شیراز و دمشق و اصفہان — بر شد از خاک زمین تا کاخ چرخ ہفتمین

شوکت غرناطہ یاد آرم کہ اوج قرطبہ — داستان عرش گویم یا سپہر ہشتمین

جاے آن دارد کہ چشم ابر بارد جوی خون — خشک گرد چشمۂ نیر بچرخ چارمین

چشم را بکشا و بنگر انقلاب روزگار — کز بلندی آن فلک آمد بہ پستی اینچنین

زین مصیبت قوم را با دیدۂ پر خون نگر — گر ندیدستی سحاب خونچکان را بر زمین

نوحۂ عرشی بناشد بی سبب بر حال قوم
جای آن دارد کہ اُفتد ہفت گردون بر زمین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۲) وال ول سن چودہ سو عیسوی مین اہل فرانس نے حریر بافی کے لیے آلات غریبہ ایجاد کیے۔ اور سن چودہ سو بانوے مین کرسٹوپ نے امریکہ کو دریافت کیا۔ سنہ ۱۶۶۷ء مین کپڑا بننے کی کلین ایجاد ہوئین۔ سنہ ۱۷۴۰ء مین لوہا ڈھالنے اور پگھلانے کی تدبیر ایجاد ہوی جو عہد عبد الملک مین ایجاد ہو چکی تھی جہان ہزارہا بلکہ لاکھون بندوقین ڈھلی ہوئی ہر طرف دکھائی دیتی تھین۔ سنہ ۱۷۵۲ء مین فرنگلن نے آلات جاذب برق ایجاد کیے جسکو ثابت دمشقی ایکہزار سال پیشتر ایجاد کر چکا تھا۔ غالباً یہ خیال کہ فلزات جاذب برق ہین ہزارہا سال سے عام و خاص اس سے واقف تھے بلند مکانون کے کنارے ستون آہنی قائم کرنا یا چھتون پر لوہے کا کسی خاص حیثیت سے نصب کرنا اسی غرض سے ہوتا تھا کہ مکان محفوظ رہے اور آہن برق کو جذب کر لے۔ ہندوستان مین اگر برق سے کوئی کام لینا کسی بید یا حکیم کو منظور ہوتا تو پیتلی ظروف زیر سمار کھدیتے اور سرگین گاو

اگرچہ دنیاوی عزت وذلت اقبال وادبار کے نتیجے ہین مگر عالم اسباب مین ہر نتیجہ کے لیے سبب اور ہر سبب کے لیے نتیجہ لازمی ہے پس اُسی عروجی اور نزولی سلسلہ کے موافق پہلے ہماری ترقی ہوئی۔ اور بعد ترقی نزولی اسباب کے مہیا ہوجانے سے تنزل شروع ہوگیا۔ سلطنت نے مہذب اور شایستہ بنایا۔ علوم وفنون کی طرف راغب کیا۔ تعیش اور سامان راحت نے عیش دوست اور نفس پرست بنادیا جس سے خیالات مین پستی آگئی۔ دماغون مین سستی۔ نہ وہ چابکدستی رہی نہ وہ چستی۔ نہ دماغون مین وہ قوت ایجادی باقی رہی نہ طبیعتون مین وہ قدرت اختراعی۔ جسکی بدولت۔ دولت حکومت صنعت حرفت علم ہنر سب کھو بیٹھے۔ اب آسمانی لشکر یعنی ربانی لمک کے بھروسے پر بیٹھے ہین۔ نہ قوم کی ہمدردی سے غرض نہ رفاہ خلق مین کوشش کرنے کی فکر۔ نہ زمانے کے ہمقدم بنتے۔ نہ وقت عزیز کی قدر کرتے۔ خودمختاری نے بزم

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۳) سے ایک پشتہ بنادیتے اس تدبیر سے برقی قوت کم ہوجاتی تھی زمین سے نکالتے اور کام مین لاتے تھے ۱۷۶۰ء مین گونگون اور بہرون کی تعلیم کے لیے پیرس مین مدرسے قائم ہوے بہر اندہون کی تعلیم ہونے لگی ۱۷۹۶ء مین انگلستان کے ڈاکٹر جنر نے چیچک کے ٹیلے کی تجویز نکالی فرانس اور امریکہ کے مورخین کا ہنوز فیصلہ نہوا کہ دخانی کلین کس نے ایجاد کین اور ہر ایک کا دعویٰ ہے کہ ہماری قوم اسکی موجد ہے۔ مگر حق یہ ہے کہ دخانی آثارات کی نسبت اوّل ہیرن اسکندری نے محققانہ ایک رسالہ لکھا اور اُسکے فوائد اور آثارات کو بذریعہ تحریر تمام عالم مین شائع کردیا اس لحاظ سے اصلی موجد بھی ہیرن اسکندری ہے جو حضرت عیسیٰ کی ولادت سے ایکسو بیس برس پیشتر تہا اسکے بعد ۱۵۴۳ء مین بلاسکو دی غرای نے اسکے استعمال کے طریقون کو سوچا ۱۶۶۳ء مین ورشسٹر نامی انگریز نے دخانی آثارات کے متعلق ایک

آزادی مین لاکر بٹھا دیا - آزادی نے دولت لٹانے پر آمادہ کردیا - زمانہ سمجھاتا رہا نہ سمجھے - انقلابات ڈراتے رہے نہ ڈرے - دنیا کے حالات سے بیخبر - زمانہ کی رفتار سے ناواقف رہے - نہ فنون کے طرف مائل ہوے - نہ علوم کی جانب راغب ہوے - ادبار - کاہلی - جہالت - نفاق - تعصب - نفس پرستی - خودرائی - خودغرضی - ان کمبختون کے قہری پنجون مین اسیر ہو گیے -

اب مسلمانون کا تجارت مین دخل کیون کم ہی

مشاہدات اور زمانہ کی رفتار ہمکو بتلا رہی ہے کہ تجارتی ترقی دولت کی اعانت اور سلطنت کی شرکت پر موقوف ہے - جس قوم اور جس ملک نے جس عہد اور جس حکومت مین ترقی کی - دولت اور حکومت کا زور اُسکے بڑہنے کا سبب ہوا ہوگا - وہ اسباب ترقی جو آج یورپین تاجرونکو حاصل ہین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۴) مستقل کتاب لکھی مگر عملی طور پر اُس سے کوئی فائدہ نہ اُٹھا سکا ۱۶۹۵ء مین ڈینس فرانسیسی نے ایک دخانی کل بنا ہی ڈالی - یہ معلوم کرچکا تہا کہ جو قوت قابل انبساط ہے اگر اُسکو ایک الہ ناری مین پہنچا ئین تو گرمی کی شدت سے پھیل جائیگی اور جب اُسکو برودت پہنچے گی تو وہ قوت منقبض ہو جائیگی اسکے بعد جمس واٹ فرانسیسی جسکے کمالات اٹھارہوین صدی کے نصف ثانی مین ظاہر ہوے تھے دخانی الہ اور اُسکے اجزا کے اختراع کی کیفیت نہایت فکر سے دریافت کی اُسنے یہ بھی لکھا کہ اس سے سفر دریا ممکن ہے ۱۷۳۶ء مین جونتھن انگریز نے اُس آلہ دخانی کا استعمال ایک کشتی مین کیا مگر نا کامیاب رہا ۱۷۵۸ء مین اسی قسم کے اور چند آلہ بخاریہ ایجاد کیے گیے اور فرانس مین دریاے سون کے کنارے ایک کشتی ڈالی گئی جسمین کامیابی ہوئی پھر اہل انگلستان نے اسکی تکمیل پر کمر باندہی - ۱۷۸۳ء مین فرانس منگو لفینی نے ایک دخانی غبارہ بناکر ہوا پر

اور روز بروز اُن کا قدم آگے ہے دولت اور حکومت ہی نے اُنکو مہذب اور شالیستہ بنایا۔ علوم اور فنون کیطرف مائل کیا۔ فتوحات نے ایسی بلندی پر چڑھایا جہان سے اسلاف کی ترقی اور اگلون کا کمال چھوٹا نظر آنے لگا۔ قوت ایجادی سے حیرت انگیز اختراعات کا نقشہ صفحہ عالم پر کھینچکر رکھدیا سیلاب کیطرح تمام یورپ اور ایشیا مین پھیل گیے اور اپنی اختراعی اور ایجادی قوت سے تمام حریفونکی گرمی بازار کو سرد کردیا۔

جسطرح عرب کے ریگستان اور پہاڑی ملک نے قدرتی طور پر اہل عرب کو حصول سامان معیشت کے لیے تجارت پر آمادہ کیا۔ دولت اور حکومت نے ترقی اور شہرت کے آسمان پر بجلی بناکر چمکایا۔ اسیطرح اہل یورپ قدرتی طور پر ماکولات کی قلت پیدایش سے صنعت اور تجارت کیطرف ٹوٹ پڑے۔ جب تک عنان حکومت اسلامی فاتحین کے ہاتھ مین رہی یورپ کی صناعت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵) اُڑا اُسکو اس ترکیب سے بنایا کہ اوّل اوسپر ایک قسم کا حریر بناکر سنڈہ دیا پھر اوس لطیف بخارات سے بھر دیا ۱۷۹۰ء مین ایک تیزاب نکالا گیا جس سے دہاتین پگھل جاتی ہین یاتہ تار برقی کے اثر پہنچانے کے لیے کام مین لائی جاتی ہین۔ ۱۸۰۱ء مین جکیر کپڑا بننے والے نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا جس سے بغیر ہاتھ لگا سے خود بخود کپڑا بناجاتا ہے اس آلہ کے کپڑے مین طرح طرح کی صنعتین ایجاد ہوئین۔ ۱۸۱۶ء مین گیاس کی لندن مین ایجاد ہوئی۔ ۱۸۲۹ء مین ریل جاری ہوئی جسکا موجد سیٹونس انگریز ہے۔ اور دینسٹون انگریز نے تار برقی ایجاد کی اور اسی زمانہ مین فوٹو گراف کی تصویرین جو آئینہ کے ذریعہ سے کھینچی جاتی ہین ایجاد ہوئین جس سے فلکیات اور طبیعات نے غیر محدود فائدہ اُٹھایا۔ عرشی تاجپوری۔

اور تجارت کا ترقی کے بازار مین کوئی حصّہ نہ تھا فتوحات کے ساتھ اسکا بھی قدم بڑہتا گیا۔ مسیحی حکومت نے تجارت کی فقط معاونت اور سرپرستی ہی نکی بلکہ ایک خاص قانون مفید اغراض تاجران قومی کونسل سے پاس کرایا جس سے اُنکی دماغی قوت حرکت مین آئی اور ہمت و اولوالعزمی کا سُہیل مہر نیمروز بنکر ساطع ہوا۔ یورپ کے جن شہرون مین آبادی بکثرت اور تولید غلہ بقلت ہے قدرتی مجبوریون نے اُس قوم کا رُخ صنعت و تجارت کیطرف پہیر دیا جن اسلامی ممالک مین غلّہ کی پیداوار بکثرت تھی وہان صنعت و تجارت کو ہمیشہ تنزل اور انحطاط رہا۔ فارس اور بغداد کبھی اسپین کے مقابل بازی نہ پاسکا اسکا سبب وہی قدرتی سامان تھا۔ دوسرے اہل یورپ کے قانون مین ملک و دولت کی افزونی صنعت و تجارت کی ترقی پر منحصر ہے اور اُن کا قانون صاحبان حرفت و صناعت کی حفاظت حقوق پر مجبور۔ خود دولت تجارتی کمپنی کی ہمیشہ سرپرست اور شریک غالب رہتی ہے جس سے تہذیب شائستگی دیانت راستبازی بڑہتی جاتی ہے اور فریب دغا جہالت بدمعاملگی گھٹتی جاتی ہے۔ اہل یورپ کے تجارتی قانون کا اثر اس بدنصیب ہندوستان کی تجارت پر ایسا پڑا ہے جس سے ملکی صناعت بغیر قومی اتفاق اور حکومت کی سرپرستی کے سر نہین اٹھا سکتی۔ جب تک مسلمان باہمی اتفاق سے کوئی کام نکرینگے اور ہر کام کے لیے مجموعی اتحادی قوت سے کمپنیان اور کمیٹیان نہ بنائین گے۔ ملک و دولت کی ترقی محال ہے۔

مشاہدہ ہمکو بتا رہا ہے کہ جو کام شراکت مین کیا جاتا ہے اُسمین برعکس ترقی یافتہ قوم کے فریب جعلسازی چوری دغابازی کی ترقی ہوتی ہے اور راستی اور دیانت کی کمی کوئی نہ کوئی شریک

مال مار بیٹھا ہے - اسکے دو سبب ہین ایک بے علمی جو بغیر ایک قومی مدرسۃ العلوم قائم ہوے
رفع ہو نہین سکتی - دوسرے تجارت کے کاروبار اور شراکت کے اصول اور اُسکے حساب و کتاب سے
ناواقفیت ہے پس جب تک یہ حال ہماری قوم کا رہے گا کوئی کام اِن سے نہو سکے گا اور نہ کسی کام
کی قابلیت انمین پیدا ہوگی - اَب ہمکو چاہیے کہ باہمی اتفاق اور امرا کی معاونت سے اپنے
محاصل کے ذرایع بڑہائین اور مخارج کو جہانتک ہوسکے بند کرین کہ دولت کی افراط ہو اور مصارف
کی تفریط - ملک کو فائدہ پہنچے قوم سے قوم کو مدد ملے - جو قوم اپنی ضروریات مین غیر قوم کی محتاج
اور دست نگر رہیگی وہ آج نہین تو کل بھیک مانگنے والی ہے - ہمارے ہی سرزمین کی نباتی
اور معدنی اشیا کوڑیون کے مول ہمسے اہلِ یورپ لیتے ہین اور اُنکی صورت نوعیہ بدل کر پھر
ہمارے ہی ہاتھون سونے کی تول بیچتے ہین اور اس طرح جو کچھ ہمارے جیب اور صندوق
مین دوسرے کام کے لیے محفوظ رہتا ہے غیر ملک مین کھنچا ہوا چلا جاتا ہے عمر عیار کا فرضی
جال ایسا سی بھی مصنوعات یورپ کا جلب مال مین مقابلہ نہین کر سکتا - رُوئی یا اُون کو دیکھیے
کس محنت اور جانفشانی سے ایک سال کی محنت مین طیار کرتے ہین فائدہ دوسری قوم اُٹھاتی
ہے - اپنی صناعی اور کمال کی بدولت اُسی رُوئی یا اُون سے کیسے کیسے نظر فریب اور حیرت انگیز
کپڑے بنا کر ہمارے پیش نظر رکھہ دیتے ہین محنت کی مزدوری ہمکو ملتی ہے اور ہنرمندی سے
اہلِ یورپ دولت گھسیٹے لیے چلے جاتے ہین اُنکی تجارتی رپورٹون کے دیکھنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ اہل یورپ اپنی صنعت و حرفت سے ساری ہندوستان کا روپیہ کما رہے ہین - آنیوالی اور جانیوالی
تجارتی اشیا مین اگر مساوات ہو تب بھی مقابلہ کر سکتے ہین مگر جب جانیوالی چیز کی قیمت

سو پونڈ اور آنیوالی چیز کی پچاس ہزار پونڈ ہو تو جان لینا چاہیئے کہ ایسا ملک آج تباہ نہوا تو کل تباہ ہوگا۔ فطرت الٰہی ہمیشہ اسی کی مقتضی رہی ہے کہ جس سرزمین پر عدل و انصاف کا ابر محیط ہو اور آزادی کا رعد کڑکتا ہو۔ اور ہر کام خواہ سیاستی ہو یا مدنی کسی خاص قانون و آئین سے وابستہ ہو۔ اور صلاح و فلاح کی تدبیرین جس سرزمین کے لیے زیور سمجھی جائین وہان خدا ے جلشانہ کی روزافزون برکتین نازل ہوتی رہتی ہین۔ ہر دانہ خوشہ اور ہر خوشہ خرمن بنجاتا ہے۔ بزرجمہر کا قول ہے کہ بادشاہ سلطنت کی بیخ ہے اور رعایا اُسکی شاخ اور عدل اُسکا نگہبان۔ اسیطرح ہر کام مین مشورت موصل الی الخیر ہے چنانچہ ہادی مطلق نے ہمارے رہبر صادق رسول مقبول کو جو جامع کمالات اور مظہر اتم تھے۔ (شاورھم فی الامر) فرماکر مشورہ کے لیے حکم ناطق فرمایا تاکہ امت مرحومہ کوئی کام بغیر مشورہ نکرنے پاے۔ حضرت علیؑ کا قول ہے کہ مشورہ نکرنے مین خیر نہین ہے اہالیان یورپ نے اسی خیال سے پارلیمنٹ مقرر کی تاکہ سیاستی مدنی کل امور جزیہ و کلیہ مشورت پر نافذ ہون۔ اور اخبار کو آزادی دی تاکہ امور ریاست و فلاح ملک و بہبودی رعایا پر آزادانہ بحث کرتے رہین جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ملک کی حالت عمدہ رعایا کی دولتمندی بڑہتی جاتی ہے افلاس دور ہوتا جاتا ہے۔ اخبار کی آزادی سے حکام اپنی غلطی راے پر واقف ہو کر جلد اصلاح کر لیتے ہین۔ راے کی کثرت خطا کی ظلمت سے اکثر محفوظ رہتی ہے۔ اسی خیال سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امور خلافت کو چھہ شخصون کی مشورت پر تجویز کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب ایک بات پر چار متفق ہون اور دو مخالف تو چار کے ساتھ اتفاق لازم ہے۔ ارسطو کا قول ہے کہ ایک شخص کے ذمے تمام قوانین او مصالح ملکی کا بار ڈالدینا مصلحت اور دوراندیشی کے

خلاف ہے۔

جب تک اہل اسلام ملت بیضا کا احترام اور قانون الٰہی کی پابندی فرض جانتے تھے اوسوقت تک اُنکی عزت دولت سلطنت اور ہر قسم کی دنیاوی ترقی باقی اور روز افزون تھی ملک آباد اور پُر رونق تھا۔ ہر گھر مین دولت پھٹی پڑتی تھی اقبال سونا برساتا تھا۔

قرۃ العیون جسکو شیخ احمد زراتی مصری نے فرانسیسی زبان سے ترجمہ کیا ہے (اور جس تاریخ کی تصدیق تمام عیسائی مورخون نے کی ہے) لکھتا ہے کہ مسلمانون نے آٹھ برس کے عرصہ مین جسقدر ملک فتح کیے اُتنے ملک رومیون نے باوجود کثرت خدم وحشم آٹھ قرنون مین بھی فتح نہین کیے اور جو کچھ ہمنے مسلمانون کے ملک کی آبادی وغیرہ کا ذکر کیا اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون کے عہد فرمانروائے مین آبادی اور اونکی دولت وثروت کی کسقدر ترقی تھی اور وہ کیسے شجاع اور بہادر تھے۔ یہ سب چیزین اُنکے عدل و اتفاق کی ماحصل اور اُن کی اولو العزمی اور اتحاد کے نتیجے ہین۔

ہندوستان ہندوستان جسکی صنعت ایک زمانہ مین ضرب المثل تھی اگرچہ اوس لہلہاتی زراعت پر آج اُوس پڑ گئی مگر قوم کی توجہ اور حکومت کی سرپرستی سے پھر بھی زمین سونا اُگلنے لگتی ہے۔ غلہ ہر قسم کا اس ملک مین اتنا پیدا ہوتا ہے کہ یورپ سا ترقی یافتہ ملک بھی آج اُسکی معاونت کا محتاج اور اپنی ماکولات مین اسکا دست نگر ہے۔ غلہ کے بعد انسانی ضرورتون کے لیے کپڑا ہے اور کپڑا ہر طرح کا تابستانی و زمستانی ہندوستانی بناتے ہین۔ کشمیر اور امرت سر کی جامہ وار اور شال۔ بنارس کا کمخواب اور ریشمی ساڑیان۔ ڈہاکہ کا تنزیب اور ڈوریہ۔ لکھنو کی چکن اور

سوزن کاری کا کام - اکبر آباد کی شطرنجیان - اعظم گڈھ کا سنگی - آرکاٹ کا پلنگ پوش دلی کا زردوزی کام اورنگ آباد کا ہمرو اور مشروع - ہنمکنڈے کے غالیچے - ناندیر کی ململ - ضلع پربھینی کی ساڑیان اور دستار - گجرات اور مراد آباد کے نقلی ٹوٹیٹ - ٹونک کے ریشمی غالیچے حیدر آباد کے اضلاع کا قابل قدر رومال - کیا انسانی ضرورتون کے لیے ناکافی ہین -

مین نے تمثیلاً چند مقامات کی شہرت یافتہ مصنوعات کا ذکر کیا ہے ورنہ کوئی شہر بلکہ کوئی قصبہ ایسا نہین جسنے مصنوعات کا کوئی حصہ نپایا ہو - اسیطرح دلی اور لکھنو کے مسی اور برنجی ظروف - نگینے اور سہارنپور کا کہدوان چوبی سامان - مدراس کی کرسی و میز والماری وغیرہ غازی پور کا قلمدان - مراد آباد اور بیدر کے حیرت انگیز برتن - کیا قابل قدر نہین ہین - مین یہ نہین کہتا کہ انسانی تکلفات کے لیے فقط یہی سامان کافی ہین مگر دولت اور اتفاق ہر ضرورت کے اسباب انہین ملکی تاجرون اور دیسی صناعین کے ذریعہ سے بہ تدریج بہم پہنچا سکتی ہے -

اسلامی سلطنت تو ہاتھہ سے نکل گئی رہا ملازمت کا دائرہ وہ محدود اب حصول دولت موقوف ہے ملکی ترقی پر - ترچناپلی اور آرکاٹ مین جو نقش ونگار کا کام زمانہ قدیم مین تہا وہ حباب بر لب آب ہے - بیدر کی صنعت تمام جہان مین مشہور تھی اب اوسکو انحطاط کا گھن لگ چلا ہے - بخاری اور میناکاری کا کام جو اقصاے عالم مین بلند آوازہ تہا قوم کی ناقدردانی کھو بیٹھی - جنوبی ہند مین سیتل پاٹی کا کام بے نظیر قابل قدر تھا - اسمین شک نہین کہ ہندوستانی قدیم صنعتین روز بروز تنزلی حالت مین ہین اگر ایسا ہی کس مپرسی کا بازار گرم رہا تو ایک نہ ایک دن صنعتون کا خاتمہ ہے - ہم دیکھتے ہین کہ ایک شے جسمین اصلا تفاوت نہو دیسی دکان سے دس روپیہ کو ملتی ہے اور قوم نہین

لیتی اور ولایتی دکان سے اُسی چیز کو تیس اور چالیس مین خرید کرتی ہے۔ ترقی یافتہ قوم کا تعصب اور قومی ہمدردی دیکھنی چاہیئے کہ (سماوار) جسکا مولد و منشا روس ہے اِس عصبیت نے کہ غیر دولت کی ایجادات سے ہے انگریزون کے ہاتھ کو روک رکھا ہے ایک ہمارا ملک ہے کہ سوئی تاگے سے لیکر کمرون کے آرائیشی سامان تک یورپ کا محتاج اور دست نگر ہے۔ جب تک قوم کو ملکی مصنوعات سے اس قسم کی نفرت رہے گی ملکی ترقی محال ہے۔ صناعت و تجارت باہمدگر وابستہ ہین اگر صناعت نہو تو تجارت کے پانچ حرفون سے کوئی شخص فائدہ نہین اُٹھا سکتا اِس تنزلی حالت مین بھی دیسی اسباب ہر قسم کے موجود ہین اگر ملک اُس سے فائدہ نہ اُٹھاے تو قوم اور ملک دونون کے ادبار کی علامت ہے۔ آج ممالک مغرب زمین جو سرمایہ دار دولت ہین وہ بدولت صنعت و تجارت کے حریف دولتون سے ممتاز ہین۔

جاپان جسکا ایشیاے ممالک مین باعتبار صنعت و تجارت کوئی حصہ نہ تھا آج وہ ایشیا مین ممتاز صناعتی ملک سمجھا جاتا ہے۔

تجارت مین ضعف آنے کا دوسرا سبب

اسلامی تجارت مین ضعف آنے کا دوسرا سبب یہ ہے کہ آج کل یورپ مین نئی نئی کلین ایجاد ہوئین جس سے ایک مہینے کی محنت ایک دن مین ہیجاتی ہے۔ تیسرے وسیع ہوجانا دائرۂ رابطۂ تجارتی کا۔ زمانہ قدیم مین دائرہ تجارت محدود تھا اور آمد و رفت کی راہین مفقود۔ لیکن آج ترقی تجارت کے لیے متعدد راہین کھلی ہوئی ہین ایک تاجر متوسط اپنا اسباب تجارتی بآسانی تمام مغرب بھیج سکتا ہے مشینونکی سرعت حرکت کی وجہ سے قلیل زمانہ مین بحساب مصنوعات اور معمولات طیار

ہو سکتے ہین جسکے افراد انسانی امر معیشت مین باہم محتاج اعانت ہین اب ہمکو باتفاق قوم و حمایت امرا ایسی تدبیر کرنی چاہیے کہ ہمارا روپیہ ہمارے ملک اور قوم کے کام آئے اور زمین کا ہر ٹکڑا خواہ نباتی ہو خواہ معدنی سونا اُگلنے لگے۔

راے

میری راے مین صناعت اور تجارت کی ترقی چند امور مفصلہ ذیل پر موقوف ہے۔

اوّل۔ نقائص کی اصلاح اور اخلاق کی درستی۔ معاملات مین دیانت اور راستبازی کا برتاؤ ترقی کا پہلا زینہ ہے۔

دوسرے اسباب تنزل اور گرانی اشیا پر بعد غور کامل واتفاق آرا اصلاح اور ارزانی قیمت کی تدبیر اور اُسکے اسباب مہیا کرنا۔ یہ دوسرا زینہ آگے قدم بڑہانے کا ہے۔

تیسرے صناعتی مدارس اور تجارتی کمپنیان بشرکت دولت قائم کرنا اس لیے کہ جب تک پیشہ ورون کی محنت امیرون کی دولت سے ٹکر نہ کہائیگی ترقی صنعت اور درستی اخلاق کا دائرہ وسیع نہوگا۔

چوتھے تجارتی قانون باتفاق آرا مرتب کیا جاے اور اُسمین شرکار تجارت کے حقوق کی حفاظت ویسی ہی کیجاے جیسے خزانہ عامرہ کی حفاظت مدنظر ہے اور اُس قانون مین یہ بھی لحاظ رکھا جاے کہ ارباب تجارت معاملات خفیفہ مین کشاکشی عدالت سے محفوظ رہین۔

پانچوین متعدد کارخانے قائم ہون اور ہر قسم کی کلین فراہم کیجائین تاکہ تعلیم یافتہ اہل کمال اُن کلون کے ذریعہ سے ہر قسم کی مصنوعات بنانے پر قادر ہون۔

چھٹے ہر کارخانے مین مثل گورنمنٹ انگریزی دولت شریک غالب رہے کہ نقائص کی اصلاح اور اخلاق کی درستی ہو تاکہ دولت کے زور پر کارخانہ ترقی صناعت کے زینے طے کر سکے۔

ساتوین[۵] تجارتی اشیا کا اشتہار دیا جاے کہ ترقی تجارت کا بڑا ذریعہ اشتہار ہے جسکو مشاہدات نے ثابت کر دیا ہے۔

آٹھوین ہر سال ایکزبیشن قائم ہو جسکے سبب سے مختلف خیالات مختلف ملت مختلف ملکون کے آدمی ایک مرکز پر فراہم ہون اور ایک دوسرے کے حالات معیشت و معاشرت سے

۵؎ مگر اس کثرت سے اشتہار دیا جاے کہ چار دانگ ہندوستان مین کوئی ضلع بلکہ کوئی قصبہ اور گانون تک باقی نہ رہ جاے تمثیلاً بعض تاجران یورپ کا ذکر کرتا ہون جنہون نے لاکھون روپیہ فقط اشتہار مین صرف کر دیا ہے۔ مسٹر بیچم نے ۱۸۹۰ء مین سولہ لاکھ سرٹھ ہزار روپیہ گولیون کے اشتہار مین صرف کر دیا جو شخص ایک سال کے عرصہ مین اتنی بڑی دولت صرف کر دے اوس کے فائدہ کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ مسٹر ہالوے نے اپنی میم کی یادگار مین کالج بنایا جسکی صرف عمارت مین ایک کرور سے زیادہ صرف کیا کالج کے سامنے شفاخانہ ہے جسمین چار سو اسی کمرے ہین کالج کے علاوہ آدہا کرور اس مین لگا بیٹھا مگر یہ سب خرچ کہان سے آیا صرف مرہم اور گولیون سے جسکے ہزار مین سے ایک حصہ ان مکانات پر صرف کیا گیا مگر یہ سب رقم بدولت اشتہار کے کمائی۔ اسی طرح صدہا دوائیان بذریعہ اشتہار کے لاکھون کروڑون کی ہر سال بکتی ہین۔ ۱۲

عرشی تاجپوری ۱۲

واقفیت پیدا کر کے تمدن مین ترقی اور نقائص مین اصلاح کرنے کا موقع حاصل کرین - غرض بغیر امراے قوم کی شرکت اور اعانت کافی کے اصلاح اور تجارتی ترقی بچون کا گھروندا ہے کہ بن بگڑ بگڑ نا رہے گا - اور جب تک ملک باعانت دولت ہمت کی آہنی سڑک اور اتفاق کا دخانی انجن طیار نکرے گی اوسوقت تک یہ تجارتی گاڑی چل نہین سکتی -

نظم

دیدہ را بردار و سرگیتے رقیبان را نگر
چشم را بکشا و در عالم حریفان را ببین

پستی قومے ندارد این تنزل در نظر
اوج قومے را نہ بیند دیدہ پستی چنین

زان ترقی کاندران دوران بدوران رخ نمود
ریختی شہپر زحیرت مرغ عقل دوربین

آن سلف را ما خلف باشیم تنگ دودمان
وا دریغا اے سپہر و صد دریغا اے زمین

قوم بر کشتی سوار و بحر ناپیدا کنار
ناخدا در اضطرار و موج طوفان در کمین

با خدا دل بند و خود را ناخدای قوم کن
تا خدا رحمت کند بر حالت کشتی نشین

دو شہار ا ریش کن تا خوشہ ہا گیرے ز بیر
نو شہار ا نیش کن تا نوشہا یابی ز دین

رفتگان را کارہا بشمار و از غیرت بسوز
بوستان را خارہا بردار و گلہا را بچین

خاتمہ

اب مین دعا کرتا ہون کہ وہ خداے بے نیاز جسمین سب قدرت ہے پھر سوئی ہوئی قوم کو بیدار کر دے اور انکی ہمتون اور ارادون کی کلون کو اتفاق اور ملکی ترقیون کی طرف پھیر دے - کیا عجب ہے کہ مجموعی قوت سے پھر اس قالب بے روح اور پیکر بے روان مین جان تازہ پڑ جاے اور پھر اسکے ضعیف اعضا وہ قوت حاصل کرلین کہ ممالک یورپ کی مشہور تجارتگاہون مین کسی

نمبر کی کرسی پر بیٹھہ سکے - اَب اِس مضمون کو مین دوسری دعا پر ختم کرتا ہون اور اللہ کی رحمت اور دین اسلام کی برکت سے امید رکہتا ہون کہ یہ دعا جسکے ساتہہ حاضرین جلسہ کے نعرہ ہاے آمین دوشں بدوش بارگاہ اجابت تک جائین گے ضرور قبولیت کی دستار کا طرۂ بنے گی - اے وہ کہ جسپر کوئی حاکم نہین اور وہ سب پر آمر اور سب چیز پر قادر ہے اس اسلامی سلطنت یعنی (حیدرآباد صانہ اللہ عن الشر والفساد) کو جو ہند کے پانچ کرور مسلمانونکا آج ماوی و ملجا ہے روز افزون ترقی کے ساتہہ ابد تک سلامت رکہہ - اور اُسکے محبوب فرمانروا نیر آسمان جلالت طرۂ دستار اقبال و دولت ظل سبحانی اعلیحضرت **میر محبوب علی خان بہادر** آصف جاہ سادس **خلد اللہ ملکہ و دولتہ** کو دنیا کے نامور سلاطین اور اولوالعزم فرمانرواؤن کی فہرست مین بہ ترقی عمر و دولت صدر نشین کر - اور اُسکے وزیر جاماسپ تدبیر عالیجناب **بشیر الدولہ** نواب سر آسمان جاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی کو بدولت و اقبال مسند وزارت پر ہمیشہ کام بخش و کام رواے جہانیان رکہہ - اور اُسکی محبوب رعایا اور نامور اور باوفا ارکین دولت و اعیان سلطنت کو اُسکے سایۂ دولت ابد مدت مین اتفاق اور اطاعت کے ساتہہ فارغ البال اور خوش حال رکہہ - **مصرعہ**

(این دعا از من و از خلقِ خدا آمین باد)

کاتب مضمون

ابوالقاسم محمد فضل رب عرشی تاجپوری

وظیفہ خوار سرکار آصفیہ دام دولتہ

جب الگزنڈر رسل ویب صاحب ایمریکہ سے بغرض امداد حیدرآباد تشریف لاے اوس وقت بہ تحریک عالیجناب نواب محسن الملک بہادر - مولانا عرشی صاحب نے جلسہ باغ عام مین جہان تخمیناً پانچ چہہ ہزار آدمی فراہم تھے یہ قصیدہ اس جوش سے پڑہا کہ حاضرین جلسہ کے قلوب مرتعش ہوگیے اور جنٹلمینون کی چیرز سے مقام جلسہ گونج اُٹھا - بعد مولانا کے ویب صاحب نے انگریزی مین لکچر دیا تھا -

قصیدۂ مدوجزر اسلامی مصنفۂ مولانا عرشی

جو جلسہ باغ عام حیدرآباد دکن مین بتقریب ورود الگزنڈر رسل ویب صاحب پڑہا گیا
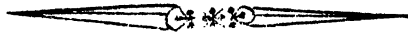
رحمت یزدان اگر خواہی کہ بینے بر زمین
چشم خود ای قوم بکشا رحمت یزدان ببین

ای مسلمانان زیزدان ہر کرامی خواستید
در دکن اینک فرود آمد چو باران بر زمین

نہ غلط گفتم کہ باران بر زمین آمد فرود
رحمت حق زآسمان نازل شد اکنون بر زمین

میزبانان صف زنید و دف زنید و کف زنید
کامداز دنیاے دیگر میہمانے این چنین

صورت اسلام تازہ گر بخواہی بنگری
سرور نصرانیان را در مسلمانان ببین

دین حق را بر جبینش زد رقم کلک قضا
سودہ گرد و بر زمین تا در سپاس حق جبین

قدرت حق گر نباشد آخر اے قوم از کجا
دست حق در دست گیر دست امر و این چنین

این حق مقابل باطل است ۱۲

چون صدف در قعر دریا تشنهٔ گوهر شود — ابر را بر جای خوی گوهر تراود ز آستین

ای مسلمانان چو دنیا تنگ بر اسلام بود — آمد از زیر زمین دانای دنیا بر زمین

میزبانی را نگر پوشیده در مهمانِ ما — میزبانِ دینِ حق گردیده مهمانی چنین

قوم را گر دست گیرد الپسرانِ روزگار — سر بر آورد پای نصرت از گریبان زمین

بحر همدردی بجوشش آید و همدردی کنید — اتفاق آید و کار دین کنید ای اہل دین

تا پدیدار آید آن دولت که جوئی از سپهر — تا برفتار آید آن عزت که خواهی بر زمین

جز رہ مدّ دینِ حق گر بنگری گوئی بخویشش — گر جهان اوجِ فلک اُفتاد بالای زمین

سطوتِ عباسیان را گر شنیدستی بگو — عظمتِ سلجوقیان را گر ندیدستی ببین

دولتِ محمود را در هند پرس از سومنات — شوکتِ تیمور را بنگر میانِ روس و چین

گرز سلطانِ صلاح الدین سرایم داستان — جوی خونِ بیت المقدس را تراود ز آستین

تیغ نور الدین زنگی گر بر آید از نیام — دشنهٔ ترک فلک افتد ز گردون بر زمین

هر چه از دستِ سلیمان بر سر یورپ گذشت — داستانش یاد دارد آسمان و هم زمین

گرگ گز را فتد بپرس از خاکپاشانِ جهان — صولتِ فاروق رض را زیر ۹ افلاک برین

هیبت خالد نگر و راهبانِ مصر و شام — نصرتِ طارق بپرس از راهبانِ سرزمین

شوکتِ بغداد خوانم یا شکوهِ اندلس — داستانِ هند گویم یا عراق و روم و چین

دورِ مامون را سرایم یا زمانِ معتصم — عهدِ سنجر را بگویم یا زدورانِ تگین

دین و دولت را ز نامم بود سر بر آسمان — سرکشان را از نهیبم بود تارک بر زمین

مهر را بر آسمان آتش گرفتی پیرهن — بحر شمشیرم چو گشتی آتش افشان بر زمین

علم و صنعت مال من بود است و حرفت کار من — خانه زاد خانهٔ من بود دولت پیش ازین

فتح و نصرت همرکاب ملک و عزت همعنان — جاه و ثروت همقران و دین و دولت همقرین

حکمت یونانیان از نسبتم شد سربلند — آری آری نامور شد از فریدون آبتین

راصد کامل محقق را نگر در خاک طوس — کامل فاضل چو اسحق و ابومعشر ببین

بوعلی و ابن رشد و بونصر را در جهان — ثانی بقراط و افلاطون بیابی بر زمین

در ادب فرّا و عبّاس و یزیدی داشتند — کشور معنی چو نقش سکه در زیر نگین

آن امام ربع مسکون افتخار شش جهت — بوحنیفه زبدهٔ مخلوق ربّ العالمین

آسمان علم دین بودش مقیم آستان — رای صائب بود پنهانش بزیر آستین

شافعی و مالک و حنبل بنور مهر فکر — آسمانی دیگر آوردند بالای زمین

بحر مواج حقائق شیخ اکبر را نگر — مهر و تاج و فائق ابن جوزی را ببین

امرء القیس و فرزدق بونواس و بوفراس — صابر و حسان و اخطل قیس خاکستر نشین

هر یکی در شاعری بد افتخار روزگار — هر یکی در ساحری بد سامری را جانشین

گر غزالی را ببینی آفتابی در جهان — فخر رازی را بیابی آسمانی بر زمین

بر زمین در عهد مامون بیت حکمة را نگر — درسگاه آن نظام الملک طوسی را ببین

صیت فضل مرو و شیراز و دمشق و اصفهان — بر شد از خاک زمین تا کاخ چرخ هفتمین

شوکت غرناطه یاد آرم که اوج قرطبه — داستان عرش گویم یا سپهر هشتمین

گر فتوحات حجازی را بخوانم داستان
آسمان را جوے خونین بگذرد از آستین

آه از گردون گردان داد از دوران دون
در کمین چون گرگ بود آن وین چو مار آستین

جای آن دارد که چشم ابر بارد جوی خون
خشک گردد چشمهٔ نیّر بچرخ چارمین

جای آن دارد کزین غم همچو تارِ عنکبوت
بگسلد رشتهٔ شیرازهٔ چرخ برین

جای آن دارد که زهره چنگ و مزمر بشکند
بگسلد زنارِ خود هندوی چرخ هفتمین

جای آن دارد کزین سامانِ مرگ ناگهان
دشنهٔ خود بشکند سیاف چرخ پنجمین

مشتری از غم بدرد طیلسان خویش را
زین الم در جنبش آید عرش رب العالمین

جای آن دارد که این غم گر بگردون بگذرد
از تن شیر فلک زین غم برآید پوستین

چشم را بگشا و بنگر انقلابِ روزگار
کز بلندی آن فلک آمد به پستی اینچنین

زین مصیبت قوم را با دیدهٔ پُر خون نگر
گر ندیدستی سحاب خونچکان را بر زمین

زین قیامت ها که دیدی تا چه جوئی ای سپهر
زین مصیبتها که بینی تا چه خواهی ای زمین

جهل و پستی شد رفیق و عجب و سستی شد انیس
فقر و نکبت شد قران و رنج و محنت شد قرین

دین و ایمان گشت خوار و فتنه ها شد آشکار
جور و بدعت شد مقیم و کفر و خذلان شد مکین

علم را بینی بدوران از گدایانِ زمان
جهل را بینی بگیتی از خدایان زمین

شرم بادت ای سپهر سفله زین امتحان
شرم بادت زان همه خواهی که کردی ای لعین

صد گره دارد کنون نگشوده از دست فلک
بیش ازین چشم گنه نادیدست چینی بر جبین

از خضابِ خونِ دل رنگین برنگ ارغوان
دست و پای نوعروسان تمنا را ببین

گر نگردد قوم ما بیدار ازین خوابِ گران
روی آسایش نه بیند تا بروز واپسین

لشکرِ بیدولتی پوینده در دنبالِ قوم
عسکرِ لامذہبی تازنده در اقلیمِ دین

بحرِ خون تازه بازای قوم در جوش آورید
زیرِ ران آرید خنگِ سرکشِ چرخِ برین

سخت برگیرید دستِ عزم و استقلال را
بازہ کارِ خود کنید ای باقیات الصالحین

گر علم گیرید دستِ علم و حرفت همتم
رُبعِ مسکون را کنم از شش جهت زیرِ نگین

نورِ دانش باز تابد گر بلوحِ سینه ام
ذرّه ام بر سر بگیرد چترِ خورشیدِ مبین

شاهبازِ همتم گر بر فلک شهپر زند
کرگسِ گردون نسر و واقتد زگردون بر زمین

شرم باد از [illegible] ای قوم اسلامت ترا
روزگاری آنچنان گردد بحالی این چنین

داده های ایزدی را خدا داری دریغ
بادہ های خُلّری را پُر کنی در ساتگین

خیر هیچ زر و ز خیر کن تا خیر بینی در جهان
گر کنی تاخیر بینی شر ز چرخِ خشمگین

مور بردارد ز خرمن دانه ها با اتفاق
کوه کن دل کوه کن با عزمِ راسخ بی معین

اتفاق و عزمِ راسخ هیچ میدانی که چیست
آن حصار استوار و این ستون آهنین

اتفاق قوم بین در ملتِ بیضای ما
گر بشتربانی گرفت اورنگ شاهانِ زمین

ملکها در ملک بود و تختها در تخت بود
دینِ بیضا همچو نیّر بود روشن بر زمین

هر دلی کو را نگردد زهدر دی اثر
سنگ بهتر زان دلِ سنگین که باشد آهنین

هر دلی کو را نه جنبش آید از پندِ ادیب
زان شتر بهتر که در وجد آید از صوتِ حزین

سینه را بشگاف و دل بیرون کن و سنگی بنه
پارهٔ سنگست بهتر زان دلِ پهلونشین

میہمانے محتشم کامد زدنیاے دگر | در لباس روزگار و در شعار مومنین

چون تجسس کرد دین را گوہر پاکش بخاک | برگزیدہ اسلام را از نور فکر حق گزین

زنگ کفر از خاطرش چون راہرو بر بست بار | عظمت دین در نہادش چون مجاور شد مکین

خواہد آن مرد خدا ترویج دین حق کند | در جہان نو کہ باشد علم و حکمت را دفین

لطف حق را طالب اند آن خازنان علم و فضل | دین حق را راغب اند آن طالبان داد و دین

سرنگون باید درین رہ مرد حق را ایستاد | سروری تا یابد از سر دادن رہ چنین

زرچہ باشد خاک رنگین - سربنہ در راہ حق | بگذر از باطل کہ تا حق را بیابی بالیقین

گنج باشد مایہ صد رنج ای دارای گنج | گنج اگر خواہی گذار آن رنجہا را بر زمین

دین بیضا تا رخ افروزد بدنیاے دگر | ہم بہ تدبیر صواب و ہم بفکر دوربین

ای امیران صغار و ای رئیسان کبار | ای انیسان یسار و اے جلیسان یمین

ای فقیران جہان و اے کبیران دکن | اے گدایان زمان و ای خدایان زمین

ہرکہ دیندار است و باشد گشتہ راہ خدا | ہرکہ ہشیار است و باشد مست صہبای یقین

در رہ حق در خور حق - ہرچہ خواہید آن دہید | زانکہ این دادن نباشد جز پی ترویج دین

اے مسلمانان پی ترویج دین جوش آورید | کارہا سازید تا مانید قائم بر زمین

قوم بر کشتی سوار و بحر ناپیدا کنار | ناخدا در اضطرار موج طوفان در کمین

ق با خدا دل بند و خود را ناخداے قوم کن | تا خدا رحمت کند بر حالت کشتی نشین

عزت ار خواہی بہ ہمت کار خود کن در جہان | دولت ار خواہی بجرأت کارہا کن بر زمین

دو شہا را ریش کن تا خوشہ ہا گیری بدہر — نوشہا را نیش کن تا توشہ ہا یابی ز دین

جامۂ حکمت ببر کش تا ز جہل آئی بدر — افسر ہمت بسر کش تا شوی سالار دین

رفتگان را کارہا بشمار و از غیرت بسوز — بوستان را خارہا بردار و گلہا را بچین

سنگ را از راہِ خود بردار و بگذر ہمچو سیل — عزم را ہمپای خود گیر و بشکن آستین

باختر تا باختر از اتفاق آور بدست — قیروان تا قیروان از عزم کن زیر نگین

رستمی کن جہل را از عزم خود بشکن حصار — مرد شو مردانہ بکشا علم را حصن حصین

کاہلان را گر جلیسی در جہان باشی ملول — جاہلان را گر انیسی جاودان باشی حزین

گوش را بکشا و بشنو ہر چہ گوید روزگار — دیدہ را بردار و بنگر تہ فلک را در کمین

وقت را قیمت گران کن تا گران باشی بدہر — حرمتِ دین کن کہ باشی محترم با اہل دین

در کرم دارید شہرت ای کریمانِ دکن ÷ — ہر کسی جود شما را ہست در گیتی رہین

جود زر پاشش شما رشکِ سحابِ دجلہ بار — حرف شیرینِ شما سرچشمۂ ماء معین

حامیان دین یزدان ای بزرگانِ دکن — ماحیانِ شرک و بدعت ای سترگان زمین

دولت دنیا برای راحتِ عقبیٰ بود — یکزمان غافل نگردد مرد عاقل بر زمین

ای کریمانِ دکن نام آورید از جود خود — از ختن تا مصر و روم و از حلب تا ہند و چین

خاصہ شاہ ملک پرور شہریار رحم شکوہ — میر محبوب علی خان خسرو تاج و نگین

آفتاب برج عظمت گوہر درج شرف — ماحیِ آثار شرک و حامی آیات دین

سایۂ خرشید چترش گر فروزد کوہ و غاب — سر کشد صد آفتاب از چاک دامان زمین

افگند مخلب ز باس سطوتش شیر فلک — زہرہ اندازد ز سہم صولتش گاو زمین

دامن گیتی ز گوہر ہمچو عمان پُر شود — دست گوہر بار جودش گر برآید ز آستین

از خیانت گر نظر بر گلۂ آہو کند — از تن شیر عرین حفظش برآرد پوستین

در کنارش باد یا رب شاہد مقصود او — خاطر پاکش نگردد از بد دوران غمین

آسمان جاہ آن وزیر پاک گوہر کز ازل — آسمان سازد نثار حضرتش دُر ثمین

نفحۂ خلق عظیمش گر برد باد صبا — نافہ ہای مشک چین بارد ز ابر فرودین

آسمانجاہ از جلالت آسمان است آسمان — آفتاب رای پاکش روکش مہر مبین

آن معین صدر اعظم **اقتدار الملک**[1] ما — کاستانش آسمان است و سحابش آستین

مرغ وہم تیز بال از بارگاہش نگزرد — کشتہ خشت آستانش آسمان ہفتمین

گنبد گردون ندارد این چنین کاخ شگرف — روکش باغ ارم رشک نگارستان چین

تعبیہ کردند معماران قدرت در ازل — فرش عرش اندر یسارش نقد خلد اندر یمین

فیض عامش را چگویم آفتاب است آفتاب — آستانش آسمانے ہست بالای زمین

قوم را ریفارمر وان خاکپاشان دگر — کز وجود آن بزرگان ہست قائم ملک و دین

حامی دین نبی عبدالرحیم قادری — سیّد قدسی گہر آن مطلع نور یقین

آن بزرگان جہان را در حقیقت راہبر — وان شترگان زمین را در طریقت جانشین

[1] اقتدار الملک خطاب عالیجناب نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر معین المہام سرکار عالی ادام اللہ اقبالہ ۔ ۱۲

وان دگر حاجی عرب نامش کہ عبداللہ ہست
وان دگر واعظ حسن[1] علامۂ قدسی گہر
از جہاد این بزرگان کار دین شد ساختہ
حجۃ الاسلام مہدی[2] آنکہ از دست حکم
از وجود عقل اوّل قالبش را ریختند
از حمایت واز عدالت دین و دنیا را گرفت
در رفاہ قوم حق آن مرد دانا پیر گشت
شارع دین آنچنان نامد بدنیا بعد ازان
مردگان را زندہ می سازد صریر خامہ اش
آن نکوئی ہا کہ در اسلام پنہان کردہ اند
می نشاند آن نکوئی در دل ارباب عقل
مرد باید تا بمیدان رخ سوی مردان کند
مہدی جادو بیان قفل از دہان خود کشاد
پیرہ زن را طلعت یوسف ببازار آورد

صورت علم الیقین و معنی عین الیقین
دافع آیات کفر و رافع رایات دین
باختہ رنگ اقامت از عذار منکرین
بو نصر را ثالث است و بو علی را جانشین
جوہر ذاتش نگر و باعرض خلوت گزین
ہم خدا اُخرَستد از و شد ہم خداوند زمین
مادر گیتی نزاید تا ابد مرد چنین
حامی دین اینچنین ناید بگیتی بعد ازین
چشمۂ حیوان مگر وارد نہان در آستین
کار پردازان قدرت ہیچو بو در مشک چین
از دلائل ہائے عقلی آن خردمند زمین
شیر نر باید کہ پیچد پنجۂ شیر عرین
سحر را بشگفتہ سحر حلال اینک بہ بین
معنی دلکش اگر باشد بگردد دلنشین

[1] اشارت بمولوی حسن علی واعظ است مدظلہ کہ ہمراہ جناب الگزنڈر رسل ویب صاحب بحیدرآباد تشریف آوردند ۱۲ [2] عالیجناب مولوی مہدی علیخان بہادر المخاطب بہ نواب محسن الدولہ محسن الملک منیر نواز جنگ دام اقبالہ - ۱۲

دیده را بردار و در گیتی رقیبان را نگر
چشم را بکشا و در عالم حریفان را ببین

آن چنان قومی که در گیتی بخواری بد مثل
این چنین گردد بدنیا مالک روی زمین

کشور تهذیب گیرد آن چنان وحشی گروه
علم و دولت را برد از دست ما قومی چنین

جای آن دارد کزین موج حوادث همچو سیل
سر کشد گردون گردان در گریبان زمین

داستان عبرت ما گر بگردون بگذرد
ابر را زیبد که بردارد ز مژگان آستین

پستی قومی ندارد این تنزل در نظر
اوج قومی را نه بیند دیدهٔ پستی چنین

همت و عزم بزرگان را بدنیا بنگرید
تا چه کردند آن بزرگان زیر گردون بهر دین

دولت دنیا چه بود و ابلق دوران چه بود
بود دنیا عزم شان را همچو خور زیر نگین

زان ترقی کاندران دوران - بدوران رخ نمود
ریختی شهپر ز حیرت مرغ عقل دوربین

بود بهر کار دین در دست دنیا دست شان
بود روشن قلب شان از پرتو عین الیقین

اوج خود دیدید و اکنون پستی خود بنگرید
کس ندید اوج چنان را آه پستی اینچنین

آن سلف را ما خلف باشیم ننگ دودمان
وا دریغا ای سپهر و صد دریغا ای زمین

ق

قوم رنجور است و رنجش جانگزا گنجش تهی
چاره گر ناچار و چاره بی اثر مرگش قرین

گر طبیب رحمت یزدان نگردد چاره ساز
بر زمین آید بماتم عیسی گردون نشین

نوحهٔ عرشی نباشد بی سبب بر حال قوم
جای آن دارد که افتد هفت گردون بر زمین

داد داد از گردش گردون گردان داد داد
یا ترقی آن چنان و یا تنزل این چنین

محشر است امروز و امروز است روز پرس و جو
نامه‌ام آرم بکف مثل کرام کاتبین

(عرشی پنجابی)

ترکیب بند

مصنفہ مولانا عرشی

جسکو دوسرے جلسۂ باغ عام مین بروز جمعہ مولانا عرشی صاحب نے پڑھا۔
جنکے بعد مولانا حسن علی واعظ نے (جو الگزنڈر رسل ویب صاحب کے ہمراہ حیدر آباد تشریف لائے تھے) اور اُردو زبان مین لکچر دیا تھا

(بنام یگانۂ نامانا یزدان)

ای زمین بار دگر بگہر خویش بناز — کافتاب زفرود تو بیاید بفراز
ای فلک خیز وچو طاؤس بطناز بچم — ساغر مہر بگردان و دف زہرہ نواز
جام برکف بنہ واز آتش محلول بریز — لیک زان می کہ کشندش بعراق و بحجاز
بشکن این خُمّ براندی و مئی مرد افگن — سرگرانیم ز صہبای فرنگ و شیراز
ساغری دہ زخم پیر مغان یثرب — مرغ تثلیث کُند تا سوِ وحدت پرواز
خلق را سینہ بیک آتش تصدیق بسوز — دلق را رشتہ زیک پنبۂ تحقیق بساز
شمع توحید بفانوس قوالب افروز — شرک را جامۂ ناپاک بآتش انداز
لوح توحید بدست آر و طلسم تثلیث — بشکن از بازوے عرفان و بوحدت پردانہ

حرز اسلام ببازوی کشیشان بر بند
نورِ ایمان بدلِ تیرهٔ قسیس انداز

شرک را کاخ دل از مشعلِ توحید افروز
جهل را مدرکه از رایتِ تحقیق افراز

دیده را کحل بصیرت بکش از مصحفِ نو
خیز و آن دفتر پارینه بدریا انداز

بفگن این دعوی تثلیث ز برهان مبین
بشکن این تیرگی سحر ز نورِ اعجاز

بگسل این رشتهٔ زنار و به تسبیح فگن
صوتِ ناقوس برون آر و به تکبیر انداز

ای فلک بادهٔ توحید بساغر پُر کن
لیک زان ساغر که بود ساغرِ تحقیق تراز

تا بنام هنرآرای حکیمی بکشم
الگز نذر که بود مومنِ اسلام نواز

کوکبش چون بسفر رختِ عزیمت بربست
حیدرآباد - ازان مهر بگردون بنشست

زد بسی نقش دگر بار ونیامد به نگار
این چنین نقش شگرف از قلمِ نادره کار

آفتابا بچنین دور نه بینی زنهار
این چنین کوکبِ رخشان بکف لیل و نهار

مرد سر از زیر زمین آید و گیرد در دست
دستِ دین را که ز هر دست نگیرد دستار

ای دکن صورتِ خرشید جهانتاب بتاب
کافتابی بزمین تو گرفتست قرار

یا بکاخ حمل از برج اسد آمد مهر
کرد یا ماه ز سرطان بسوی ثور گذار

پایهٔ علم ز تحقیق کلامش بنگر
صدق گفتار ز انداز بیانش انکار

سر می تراود ز لبش حقهٔ صد سلک گهر
می فشاند قلمش طبلهٔ صد مشکِ تتار

بر چنین گوهر دریای فضیلت زیبد
که کند فخر زمین بر فلک کجرفتار

باغ اسلام گر از همت او جوید فیض
همتش زین بر بهوار عزیمت چو نهد
دیر راموی کشان بهر پرستش آرد
تا نه امداد بود همت مردان چه کند
شخص اسلام ضعیف است طبابت غریب
گر طبیبے سبب ضعف بجوید از نبض
همت اے قوم که همت پے هر درد و مرض

نخل توحید بر آرد بهمه دشت و کهسار
ق
حرف توحید کند بر دل تثلیث نگار
سوے بطحا چو مقیمان حریم وادار
تا نه شمشیر بود دگر چه سازد پیکار
درو را چاره بداوانیست مگر چارهٔ کار
عیسی آید ز فلک بهر علاج بیمار
کیمیائیست که در تجربه آمد صد بار

تا بکی چرخ مخالف رهِ اسلام زند
هم بکام دلِ ما چرخ نفیر جام زند

ما پریشان و بجمعند حریفان امروز
برفگندی بزمین آخرم از خانهٔ زین
دیدی اے قوم که آخر بچه روز افتادی
کو نشانِ جاه تو با خاک برابر گردید
دی که در دست تو بود گریبان جهان
دی که بر تخت فلک جاهِ تو بالش میکرد
تا چه خواهی دگر اے دیدهٔ حیران امشب
دولت و ملک شد از دست و علم گشت نگون

نوحه خوانست پریشان بپریشان امروز
تا چه کردی بمن اے ابلق دوران امروز
چه بلاها که نیامد ز سپهران امروز
گردشے کرد چنان گنبد گردان امروز
هست دامان تو و پنجهٔ دوران امروز
باشد اینک بزمین بی سر و سامان امروز
تا چه جوے دگر اے سینهٔ بریان امروز
تا چه خواهی دگر اے گردش دوران امروز

مهره در حقهٔ زهر رنگ نهان میداری — گشت نیرنگ توای چرخ نمایان امروز

دی که از کردهٔ خود شرم نکردی ای چرخ — وقت آنست کشی سر بگریبان امروز

گام مردانه بمیدان نه و شیرانه درآ — تا چو مردان شکنی پنجهٔ شیران امروز

خیز و از ناخن همت گرهٔ بسته کشا — تا شود عقدهٔ دشوار تو آسان امروز

بخت را کینه چه گردید - که بر جای نهال — سر کشد از چمنم خنجر بران امروز

ننگرد دیدهٔ من گوهر غلطان جز اشک — اشک غلطان بود گوهر غلطان امروز

علم چون گوی بچوگان کمالم بود دست — رفت ای قوم همان گوی ز چوگان امروز

دجلهٔ خون دگر ای دیدهٔ خونبار ببار
زین قیامت که گذشت است دل زار بزار

آخر ای قوم ندانی و نگشتی آگاه — تا بدین روز نشستی بجز ای چه گناه

آه ازان موج مصائب که چو سیلاب آمد — آه ازان برق حوادث که زد آتش ناگاه

شد دران سیل بلا کشتی غرناطه فرو — شد ازین برق غضب خرمن بغداد تباه

گاه و بیگاه ز دامان فلک می بارد — هر زمان بر سر ما سنگ بلا و اویلاه

دولت و علم و هنر رو بقفا کرد و گریخت — تا رسیدیم و نشستیم بدین حال تباه

آه از صولت یعقوب و فتوحات ولید — آه از شوکت سلجوق و فریدون خرگاه

آه از سطوت منصور[۵] و زیر ابن حکم — آه از تیغ جهانگیر سلیمان صد آه

[۵] هشام دوم بن حکم دوم نے جب عنان سلطنت ہاتھ مین لی گیارہ برس کا تھا - کم سنی

آه ازان دولت و فر و حشم و چتر و علم
ای فلک هیچ بدانی چه شد آن فر و حشم
مهر را گوی که در چشمهٔ خود غرق شود
زهره را گوی که از غصهٔ نخندد تا عمر
مشتری در غم این واقعه از چرخ فتد
خنجر و شمشیر خود ای ترک سپهر بر گیر

آه ازان طرهٔ و طوق و کمر و افسر و گاه
چه شد آن دولت و عزت چه شد آن ملک و سپاه
ماه را گو که کند روی خود از نیل سیاه
بشکند بربط و مزمار و کشد آه بر آه
روز خود تیره کند نیر بیضا در چاه
سوز از ان آتش شمشیر فلک را خرگاه

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۰) یا خارجی اسباب کے لحاظ سے اپنے مرحوم والد کے وزیر منصور ابن ابی عامر قحطانی کو انتظام سلطنت سپرد کر کے محلسرا مین بخوشی یا بجبر معزول الاختیار و مسلوب السلطنت ہو کر بیٹھ رہا - اگرچہ مورخین عرب منصور ابن عامر کو بادشاہ متغلب و فرمانروا ے غاصب لکھتے ہین مگر حق یہ ہی کہ منصور باعتبار دانش و قوت انتظام و شجاعت خداداد و استقلال ازل آورد و عدالت فطری جوہر فرد و نقطہ انتخاب تہا اُسنے مختلف سنون مین ستائیس بار عیسای سلطنتون پر فوج کشی کی اور اپنی جرنیلی قوت سے تمام سلاطین یورپ کو بزور شمشیر مطیع سلطنت اسلام کر لیا سنہ ۹۸۳ء عیسوی مین اُسنے مشہور اور نامور قلعہ (گارماز) کو مسخر کیا - اور سنہ ۹۸۴ء مین (سمانکاس) کو داخل ممالک مفتوحہ کیا سنہ ۹۸۵ء مین شہر (کائمبرا) کا تختہ اولٹ کر لوٹ آیا سنہ ۹۸۶ء مین شہر (سانٹیا) پر بزور بازو قابض ہو گیا انہین سنون مین نصف افریقہ سے زیادہ کا مالک ہو بیٹھا - اس کا زمانہ تاریخون مین ممتاز اور نامور زمانہ شمار کیا گیا ہے - مورخون نے دفتر کے دفتر اسکے فتوحات کی تفصیل اور فضائل کے بیان مین سیاہ کر ڈالے ہین - دیکھو تاریخ مسامرہ اور سبایک الذہب اور سیکلوپیڈیا - عرشی تاجپوری ۱۲ -

چند از درد بنالیم بدین حالِ خراب
چند از غصه نشینیم بدین روزِ سیاه

عزم را از بنِ دندان خود ای قوم بگیر
تا بکام تو بگردد فلکِ عربده خواه

هنر آن مایه بیاموز که دانا داند
بعد ازان قطره بدستِ تو گهر را ماند

باز از شیر فلک کار چو شیران گیرید
ملک و دولت ز دلیران چو دلیران گیرید

باز مردانه بمیدانِ دلیران آئید
باز از همتِ خود کار چو مردان گیرید

باز وقتست که از کنجِ شبستان خیزید
باز وقتست که راه او بستان گیرید

باز وقتست که از تیغ کلام و منطق
ملکِ دانش ز حریفان چو حریفان گیرید

باز وقتست که از فلسفه و معقولات
عقلِ کل را بسرِ خویش مگس ران گیرید

باز وقتست که از صنعت و حرفت بجهان
دولتِ رفته دگر باز ز دوران گیرید

باز وقتست که از کوهِ علم و هنر
رهگذر را بحریفان سخندان گیرید

تیشۀ عزم گرای قوم بگیرید بدست
لعل را از جگر کوه بدخشان گیرید

کشور و دولت و عزت ز رقیبانِ جهان
هم بدانسان که گرفتند بدانسان گیرید

حکمت و همت و همدردی و تدبیر و ثبات
هرچه ایشان بگرفتند از ایشان گیرید

در طلسمات ترقی بسرِ جان آئید
عزم را دجلۀ خون از رگِ شیران گیرید

زنده دارید شب از شغلِ هنر آموزی
روغنِ مغز گدازید و چراغان گیرید

تیغِ همت بکف آرید و سپس زیرِ فلک
بحر و بر را بسرِ مائده مهمان گیرید

علم و دانش بکف آرید و قدم پیش نہید
گر پئ درد بخواہید کہ درمان گیرید

قوم را دست بگیرید و برآئید بکین
انتقام از فلک و گردشِ دوران گیرید

قوم را گوی کہ ہوش آرد و ہشیار استد
ہیچ آن مرد دلاور کہ بہ بیکار استد

آہ ای قوم ندانی کہ بدان شہرتِ عام
پای بشکستہ بکاشانہ نشینی گمنام

بود رای تو چو خورشید جہان را قندیل
بود نامِ تو چو برجیس شرف را ندام

بود جاہِ تو چو جانے کہ نبودش آغاز
بود علمِ تو محیطے کہ نبودش انجام

گر زبان را بخلافِ تو کشادی اعدا
بلبِ تیغِ شکوہِ تو بدادی پیغام

بود حزمِ تو زمینی کہ نبودش حرکت
بود عزمِ تو سپہرے کہ نبودش آرام

آہ از گردشِ گردون کہ نماندست کنون
در دولت و لولۂ جوشِ شبابِ اسلام

چشم بکشا و باقبال رقیبان بنگر
پای بردار و برفتار حریفان بخرام

شمعِ خود از ہنر افروز و بشو مہرِ مبین
ناقصِ خود بکمال آر و بشو ماہِ تمام

حکمتِ گم شدہ را باز اگر دریابے
تیرہ از رای تو گردد فلکِ آئینہ فام

ہمتِ عالیِ اسلاف بہ بین زیرِ فلک
تا چہ بودند بآغاز و چہ گشتند انجام

عزم را شہپرِ تدبیر بپرواز کشا
تا دگر طائرِ اقبال بیفتد در دام

دست در کیسہ بینداز و بکن نصرتِ دین
تا کند دعوتِ توحید بہ تثلیث ایام

فرض ساقط نشود جز باشاعت اے قوم
نیک دانید کہ فرض است بلاغِ اسلام

صُرّہ را سر بگشائید و بر ہمہ بخشید ہان بگوئید و پس نعرہ تکبیر زنید		کہ بام رکیہ ز توحید کند دعوت عام حامی دین بچنین حال کدام است و کدام

کارِ دین است پی کارِ خدا زر بدہید
زر چہ مال است کہ در راہ خدا سر بدہید

نگارشگر

ابو القاسم محمد فضل رب عرشی تاجپوری وظیفہ خوار سرکار آصفیہ دام دولتہ

هو المستعان

اشتہار چھپائی مطبع مفید عام آگرہ

خدا کے فضل وکرم سے اس مطبع مین ہر قسم اور زبان کی کتابین اُردو - ہندی - فارسی - عربی نہایت خوشخط صحیح وعمدہ جلد ارزان نرخ پر عمدہ سیاہی مصالح سے لیتھو مین طبع ہوتی ہین - عدالتون ومحکمہ بندوبست اور چنگی وغیرہ کے جملہ کاغذات بھی چھپتے ہین یہ نامی مطبع پچیس برس سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت ایمانداری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے اور اسکی شہرت اور نیکنامی روز افزون ہے اور اس مطبع مین کتب نسبت اور مطابع کے بہت خوشخط صاف وعمدہ چھاپی جاتی ہین کیفیت نرخ وغیرہ کی خط وکتابت سے معلوم ہو سکتی ہے نمونہ کے لیے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابین کافی وافی ہین -

المشتہر

محمد قادر علی خان ولد احمد خان صوفی مرحوم مالک ومہتمم مطبع مفید عام آگرہ

مہتمم "مرقع عالم" کی مقبول تصنیفات

"عبرت"

یعنی جان اور ہنوریا کا دہی اچھوتا ناول جو سنہ ۱۹۰ و ۹۱ ع مین مرقع عالم کی ساتھ شائع ہوا اور جسمین شادی نہ کرنے کے نقصانات بہت عمدہ پیرایہ مین دکھائے گیے ہین۔ ضرور دیکھیے۔ عاشقانہ رنگ مین ایسا علمی مذاق اور کہین آپ نہ دیکھین گے۔ ضرور دیکھیے۔ حصۂ اوّل عہ؎ حصۂ دوم عہ؎

"جعفر و عباسہ"

دنیا کی بیوفائی۔ زمانہ کے انقلابات۔ حسرت۔ رنج۔ غم۔ بس دل پکڑکر رہجایئے گا۔ بالکل طبیعت کے بیچین کردینے والے سامان۔ یا ناول کے پیرایہ مین قوم کو ایک نیک صلاح اسمین عورتون کی بے پردگی سے کے نقصانات نہایت کامیابی کے ساتھہ دکھائے گیے ہین قیمت عہ؎

"مسیحاے عالم"

حفظ صحت کی مستند کتاب جسمین اُن چھہ چیزون سے محققانہ بحث کیگئی ہی جنپر زندگی کا بالکل مدار ہے۔ قیمت ۸ر علاوہ محصول۔

درخواست خریداری نقد یا باجازت ویلوپی ایبل بنام حکیم محمد علی خانصاحب اڈیٹر "مرقع عالم" ہردوئی بہیجنا چاہیے۔ فقط

اشتہارات

فیروزالدین کی بینظیر مشہور عالم آزمودہ نہایت مفید اور سچی دوائیان

حبوب خیری یعنی "فیروز بردا ین پلز ٹانک" انسان کی صحت مسلمہ اور شرطیہ دوائی جسکو ہندوستان بہر نے مفید مانا ہی اس دوائی نے میڈیکل افسران - حکما اور عام پبلک سے بڑی تصدیق حاصل کی ہی کہ جسمانی کمزوری ضعف اعضاے رئیسہ ضعف معدہ ضعف دماغ - لقوہ - ادہرنگ - وغیرہ کو دور کرنے اور بدن مضبوط اور طاقتور بنانے کیلیے اور خصوصیت کے ساتھ بلا مبالغہ بینظیر اثر کے ساتھ جوانی کی غلط کاریون اور بے احتیاطیون کے نقص بدور کرنے مین بینظیر ہین - بکس ۴۸ گولی عہ **جوہر عشبہ** یعنی تریاق براے فسادات خون درد کہنہ - خارش پہوڑا پہنسی وغیرہ شیشی کلان عصا خورد عہ **فیروز بام** اکسیر براے دمہ - کہانسی تر و خشک نزلہ زکام آواز کا بیٹھہ جانا شیشی خورد ۱۲ ر کلان عہ **تپ تلی** کا علاج اکسیر ہے - گولیان ۱۲ عرق عہ ہزارون مایوس مریض خداوند تعالی کے فضل سے صحت یاب ہوئے ہین - تہوڑے عرصہ کے مریض کیلیے یہ گولیان کافی ہین پرانے مریض کیلیے دونون چاہئین -

چوتھیا تپ جادو بہرا عرق مشہور ہے ایک شیشی سے ۱۰ مریض صحت پاتے ہین شیشی ۱۲ ر **حب بواسیر** بادی ہو یا خونی اکسیر ہے فی بکس عہ **فیروز سرب** اسکے استعمال سے عادات افیون و چانڈو وغیرہ بغیر تکلیف چہوٹ جاتی ہین نہ اسمین زہر ہی نہ نشہ ہے - صرف بوٹی سے تیار کیا ہی شیشی عہ **باڈی گارڈ** دوائی ہیضہ و بدہضمی شیشی عہ

دیکھو تازہ شہادت - جناب ڈاکٹر حیتن شاہ صاحب راے بہادر سول سرجن و میڈیکل افسر ضلع جہنگ سنہ ۱۸۹۲ء ۷ ر اکتوبر - آپکا جوہر عشبہ چند مریضون مین آزمایا گیا عمدہ مصفی خون نکلا ہی جناب ڈاکٹر مہتہ دونی چند صاحب اسسٹنٹ سرجن انچارج شفاخانہ صدر سیالکوٹ ۱۴ ر اکتوبر سنہ ۹۲ء - آپکی حبوب خیری تجربہ کیگئین از بس مفید ہین گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کا یورپین فوجی اعلی سے اعلی عہدہ دار - جناب میجر بلیک صاحب بہادر ۱۱ ر نومبر سنہ ۱۸۹۲ء مقام ڈلہوزی (ترجمہ خط انگریزی) براے مہربانی بوتل کلان فیروز بام ویلیو پی ایبل بہیجدیجیے درحقیقت تمہارا فیروز بام دمہ کہانسی کیلیے نہایت مفید ہے - جناب مفتی دوست محمد خانصاحب - از مقام چوہرکانہ تحصیل حافظآباد ضلع گوجرانوالہ ۱ ر نومبر سنہ ۹۲ء کو تحریر فرماتے ہین - جناب کی خوش معاملگی اور راست بازی کی مین جہانتک تعریف کرون صحیح اور درست ہے آپکی راست بازی سے ہزارہا بندگان خدا فیضیاب ہوتے ہین چنانچہ ایک دنی یہ گذر ابہی ہی مینے آپکی حبوب خیری وغیرہ کا ضرورتاً دو مختلف وقتون مین استعمال کیا - یہ سب ایسی سریع التاثیر اور بینظیر ثابت ہوئین کہ بیان نہین کرسکتا - مینے اپنی تمام عمر مین ایسی کوئی دوا نافع نہین پائی مجہے کلی فائدہ ہوگیا -

المشتہر (فیروزالدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر (پنجاب))

ہندوستان مین پیدا شدہ مرضون کا علاج

(مندرجہ ذیل ادویہ راقم سے امتحاناً منگا کر دیکہو)

شربت مقوی اعصاب - یہ سریع الاثر قابل اعتماد صلبی طاقت کیلیے جو کثرت فواحشات و مسکرات و کثرت محنت سے ضعف

مرہ وجگر ودرد سر وکمر قبض تاریکی چشم وغیرہ عوارض جو لطف دنیا سے محروم کرنیوالے ہون دور کرکے مثانہ و مادہ انسانی کو درست کرتا ہے
ت فی شیشی للعہ / روغن خارجا لگانے سے اون عوارض کو جو سوء استعمال وخلاف قدرت عامل ہونے سے اپنے ہاتھون قوا خراب
ہوچکے ہون فی تولہ للعہ / **ہیر ائیل** دلربا خوشبو کے علاوہ بالونکو سفید ہونے سے روکتا ہی نزلہ زکام ریزش عطسہ جنکو ادنی باتون
جاتا ہی۔ آواز بہاری ہوجانا کہانسی وغیرہ کو دور کرتا ہی ضعف دماغ و بصر کو پیدا نہین ہونے دیتا شیشی سے / **سرمہ ممیرا** قوی بصر
قطرہ بینائی دہند جالا پانی جانا خارش سرخی وغیرہ دور کرتا ہی دو ماشہ کیلیے سے / **سنون عجیب** الاثر ہلتے دانت کو مضبوط کرتا ہی درد مدا
ل گوشت خورہ مسوڑونکی خرابیان دفع کرتا ہی ۲ تولہ کیلیے عہ / **حب** دائمی قبض ودرد شکم قراقر نفخ ریاح درد کمر کمی اشتہا زردی چشم دل
ہڑکنا ہاتھ پاون کا جلنا عرق النسا سر کا چکرانا منہہ سے پانی جانا وغیرہ دور ہوتا ہے چار درجن کیلیے عہ / **حب** ذیابیطس تشنگی با
پیشاب کا لاغری کمخوابی وتنکر کو دور کرکے قوت پیدا کرتا ہی جگر کو درست بناتا ہے ایک تولہ کیلیے عہ / **حب** بواسیر وغیرہ کو دور کرتا
ہفتہ کیلیے عصا / **روغن اعجاز** اسکا اعجاز دیکھنا ہی تو امراض سرطان بدہ خنازیر تالو کا سوراخ بھگندر مین جب زخمون مین
ے اور پیپ نکلنے سے ناک مین دم ہو تو آزماؤ لگاتے ہی درد دور بدبو کافور برسون کا زخم دنون مین بہرتا ہی دو تولہ کیلیے عصا / **حب**
قائم مقام افیون کہانیوالا زندہ درگور دنیا کے لطف سے محروم دیکہا جاتا ہی اسلیے اگر چہوڑنا چاہو بلا تکلف چہوڑ سکتے ہو / **صمہ خضاب**
نیت خضاب چند منٹ مین نیا رنگ نیا ڈہنگ آتا پیری مفقود علامات جوانی مشہود قیمت شیشی سے /

المشتہر حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

کانپور کا قدرتی جوہر (چمڑہ کی دباغت وسامان کی طیاری)

جیسا کہ تمام ہندوستان مین صرف کانپور ہی کو یہ فوق حاصل ہی کہ مثل ولایت کے چمڑے کی دباغت و اسباب کی طیاری ہو
ویسا ہی اس دوکان کو بہی سامانکی طیاری کی خصوصیت حاصل ہی یعنی جنکی اول درجہ کی قیمت چارج کیجاتی ہی بالکل اعلی درجہ کے چمڑے
داری سے سلائی وغیرہ کیجاتی ہی اور تمام دکمال ولایتی اوزارون سے اور نہایت ہوشیار کاریگرون سی کام لیاجاتا ہے اسکا بھی پورا لحاظ رہتا ہی کہ چمڑ
مقام کا چمڑا جانور کی جسم کا ناقص ہوتا ہی ہرگز نہین رکہا جاتا بلکہ بلا خیال کسی نقصان کے نکالدیا جاتا ہی اور سلائی بھی کسی برزی پر سوت کی نہین ہوتی بلکہ
لی پس جن صاحبونکو درستی یا طیاری کسی سامان چرمی کی مدنظر ہو مفصل فہرست اُردو یا انگریزی کارخانہ ہذا کی طلب فرماکر طلب فرما دین اور ایک ہی آرڈر مین کا
کی معاملت کا حسن و قبح معلوم فرما دین علاوہ اسباب چرمی کے ہر قسم کا اسباب مثلاً جیبی گہڑیان و کلاک ٹیم پیس جوتہ ساختہ کانپور بوٹ گورگا
دموزہ وگیٹس و پرتلہ و توسدان و نیز برتن مرادآبادی و کپڑا ولایتی و دیسی ہر قسم کا و برتن مسی و عطر وغیرہ جس قسم کی ضرورت ہو دوسرے سودا
کمیشن ایجنٹ کانپور و بمبئی کی فہرست ملاکر اس فہرست سے جس چیز کو میری کمیشن ایجنسی مین منگانا منظور ہو اوس چیز کے نمبر فہرست
مذکور سے ارقام فرماکر طلب فرما دین انشاء اللہ وہی چیز قیمت مندرجہ فہرست سے ار فی روپیہ کی تخفیف سے ارسال ہوگی۔

المشتہر کرم الٰہی سوداگر مچہلی بازار کانپور

اطلاع بخدمت خریداران رسالۂ حسن

رسالۂ حسن جو ماہوار زیر نگرانی و سرپرستی عالیجناب نواب عماد نواز جنگ بہادر حیدر آباد دکن سے نکلتا ہی چار مہینے سے چند عالی درجہ قدردانون کی فرمائش سے مطبع مفید عام آگرہ سے جو چھاپنے کے فن مین مسلّم اور نہایت پسندیدہ ہی شائع ہوتا ہی تاکہ اسکے اولوالعزم ناظرین کو خوبی مضامین کے ساتھ لوازم طبع کا بھی پورا لطف حاصل ہو جو حیدر آباد کے مطابع سے باوجود کوشش ممکن نہین ہوا۔ اس سے ہمکو اپنا حیدر آباد کا خاص مطبع بیکار کر دینا پڑا اور اخراجات کی توفیر ہوئی۔ ہمکو امید ہی کہ ہمارے اولوالعزم ناظرین بلحاظ کثرت و جدّت اخراجات دفتر اپنا اپنا زربقایا ادا فرما کے ممنون کرینگے اور اس علمی پرچہ کی درمے و قلمے مدد فرما کر اپنی قوم کو جسمین مختلف علوم و فنون کے اشاعت کی ہنوز بہت ضرورت ہے۔ اس سے فائدہ اُٹھانیکا موقع دینگے۔ مطبع مفید عام آگرہ کو رسالہ کے دیگر تعلقات سے کوئی بحث نہین ہی اسلیے جملہ خط و کتابت و ترسیل زر حسب دستور سابق حیدر آباد مین نواب صاحب موصوف کے نام نامی سے ہونی چاہیئے چندہ سالانہ سال تمام – ع۱۲ کم آمدنی والون سے – للعہ اُجرت اشتہار فی مرتبہ فی صفحہ ایک روپیہ

الراقم

محمد یوسف منیجر رسالہ حسن حیدر آباد دکن